۲ صلح ۱۳۴۳ ھش | ۱۶ شعبان ۱۳۸۳ھ | ۲ جنوری ۱۹۶۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان یکم جنوری ۱۹۶۴ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی احباب حضور انور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان دار الہجرۃ ربوہ میں جماعت احمدیہ کا بہترواں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو نہایت شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ ایک لاکھ کی حاضری کا اندازہ بیان کیا جاتا ہے۔ قادیان سے درویشان کرام ایک بڑی تعداد میں جلسہ میں شمولیت کی خاطر اپنے انفرادی پاسپورٹوں پر ۲۴ دسمبر کو یہاں سے روانہ ہوئے۔ جن میں سے بعض واپس آچکے ہیں۔ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل بھی معہ اہل و عیال امسال ربوہ کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے پاسپورٹ پر ۲۲ دسمبر کو یہاں سے روانہ ہوئے ہیں۔ نیز سیٹھ محمد یوسف احمد صاحب الہ دین ۱۷ دسمبر کو قادیان کے جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے اور ۲۳ دسمبر کو عازم ربوہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سفر حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔

قادیان یکم جنوری۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب معہ صاحبزادیوں کے بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کو زکام کی شدید تکلیف رہی ہے جس میں اب افاقہ ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان یکم جنوری۔ آج پانچ بجے کی گاڑی سے احمدی بھائی مسٹر عبدالحسن آنسمو ٹیلر لیڈر بوہ سے قادیان تشریف لائے درویشان قادیان نے آپ کا احمدیہ چوک میں پرتپاک استقبال کیا۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا بہترواں سالانہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا

دور و نزدیک کے سینکڑوں احباب جماعت کا اجتماع

پُرمغز تقاریر، اجتماعی و انفرادی دعاؤں اور ذکر الٰہی کے مبارک ایام

مرتبہ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم جموں۔ بتوسط نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

قادیان ۲۱ دسمبر۔ الحمدللہ کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا بہترواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے اندرون ملک کے مختلف صوبہ جات سے سینکڑوں مخلصین کے علاوہ پاکستان سے ۲۸ احباب بصورت قافلہ شریک جلسہ ہوتے اور ۱۲۷ دوست انفرادی پاسپورٹ پر پاکستان اور غیر ممالک سے جلسہ میں شمولیت کی خاطر دار الامان وارد ہوئے۔ جلسہ کے تینوں روز دو دو اجلاس ایک دن کے وقت احمدیہ جلسہ گاہ میں اور دوسرا رات کے وقت مسجد اقصیٰ میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔ جن میں اپنی جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم حضرات بھی شریک ہوتے اور تمام تقاریر کو بڑی توجہ اور دلچسپی سے سنتے رہے۔ جلسہ کے ایام میں احمدیہ محلہ میں خاص رونق تھی۔ احمدی دوست اپنے بھائیوں سے مل کر مطمئن اور مسرور تھے وہاں غیر مسلم دوست بھی اپنے اپنے پرانے واقفکاروں اور دوستوں سے مل کر خوش ہوتے۔ جلسہ کے تینوں روز کی تقاریر کی روئیداد مختصر طور پر احباب کرام کی دلچسپی کے لئے پیش خدمت ہے:۔

پہلا دن مورخہ ۱۸/۱۲/۶۳

پہلا اجلاس مورخہ ۱۸/۱۲/۶۳ کو قادیان کا بہترواں سالانہ جلسہ زیر صدارت مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ منعقد پذیر ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور ۔۔۔ بعد صدر صاحب موصوف نے ۔۔۔ لوائے احمدیت لہرایا۔ اس موقعہ پر حاضرین کھڑے ہو گئے اور اپنے رب کے حضور ابکار تے رہے کہ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ لوائے احمدیت لہرائے جانے کے بعد جلسہ گاہ کی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

افتتاحی تقریر اور دعا صاحب صدر نے اس کے بعد حاضرین کو اپنے افتتاحی خطاب سے نوازا۔ آپ نے جماعت احمدیہ قادیان کے بہترویں سالانہ جلسہ پر اظہار تشکر فرمایا۔ اور اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے دوسرے دنیوی جلسوں اور میلوں سے اس جلسہ کا امتیاز بتلایا۔ سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے ابتدائی زمانہ میں قادیان کی گمنامی کا ذکر کر کے فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ کی ترقی کا یہ عالم ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں اس کے افراد پائے جاتے ہیں۔ اور اس جلسہ میں بھی مختلف علاقوں کے لوگ شامل ہیں۔ بعدہ صاحب صدر نے دو منٹ تک ایک پُرسوز دعا کرائی۔ اور اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

پیغامات صدر مجلس کے خطاب کے بعد مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر قافلہ پاکستان نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب نے مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر خدمت درویشان کا پیغام احباب جماعت کے نام پڑھ کر سنایا جو بعد میں پیغامات علیحدہ شائع ہو رہے ہیں۔

پہلی تقریر اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم الحاج مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر کی۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا جس قدر ترقی کرتی جاتی ہے اسی قدر اس کا لگاؤ مادیت سے ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سائنس اور فلسفہ سے متاثر لوگ خدا کی ہستی کے منکر ہیں۔ حالانکہ بعض اشیاء شدت ظہور کی وجہ سے نظر سے اوجھل ہو جاتی ہیں۔ جیسے سورج ہے ہم اس کے شدت ظہور کی بناء پر اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی ہستی کے شناخت کرنے کا ذریعہ اس کے کلام اور پیشگوئیوں کو قرار دیا۔ جو انسانی پہنچ سے بہت بالا ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں فاضل مقرر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیوں کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں پیش فرمایا۔ اس کے بعد مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے نظم پڑھ کر سنائی

دوسری تقریر دوسری تقریر خاکسار کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر ہوئی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت کے حالات بیان کر کے آپ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت اور اس کی صفات کے بارے میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کے کارناموں کو بیان کرتے ہوئے آپ کے دیگر کام بیان کئے۔ جو یہ ہیں۔ ایک مثالی جماعت کا قیام۔ ملائکہ کی حقیقت۔ قرآن کریم کی عظمت و شان کا قیام۔ عصمت انبیاء۔ جنت و دوزخ کی حقیقت۔ الہام کی حقیقت۔ معجزات کی حقیقت۔ وفات مسیح۔ کسر صلیب۔ فقہ کی اصلاح۔

(باقی صفحہ نمبر ۴ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۶۲ء

جلسہ سالانہ قادیان

(بعض مختصر کوائف)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ قادیان میں ہمارا سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے اندرون ملک کے مختلف صوبہ جات سے سینکڑوں مخلصین کے علاوہ پاکستان سے ۱۸۶ احباب بصورت قافلہ تشریف لائے تھے۔ اور ۱۲۷ دوست اپنے انفرادی پاسپورٹ پر پاکستان امریکہ، نارتھ بورنیو، لنڈن، عدن، ٹانگانیکا اور نیروبی (افریقہ) سے جلسہ میں شمولیت کی خاطر دار الامان پہنچے۔ دو چینی دوست بھی شامل جلسہ ہوئے۔ اس طرح دنیا کے مختلف اکناف سے آنے والے دوستوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا خدائی وعدہ کہ

یأتون من کل فج عمیق و
یأتیک من کل فج عمیق

(دور دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور دور دراز کے تحفے تیرے پاس پہنچیں گے) ایک بار پھر اور بڑی شان سے پورا ہوا۔ جس نے ایک طرف اس برگزیدہ بندہ کی صداقت کا زندہ ثبوت پیش کر دیا وہاں یہ نظارہ مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کے متعلق جملہ انتظامات محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں مختلف شعبہ جات کا کام نہایت تسلی بخش طور پر جاری رہا۔ مقامی درویشان نے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق معزز مہمانان کو زیادہ سے زیادہ آرام اور سہولت پہنچانے کے ... شب و روز پورے خلوص اور محبت کے ساتھ کام کیا۔ شدید سردی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی میں روحانی قلبی بشاشت محسوس کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ کے بابرکت ایام میں زیادہ سے زیادہ روحانی استفادہ کی خاطر ہندوستان کے بعض دوست تو جلسہ کی مقررہ تاریخوں ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر سے کچھ روز پہلے ہی تشریف لے آئے۔ مگر ۱۶ اور ۱۷ر دسمبر کو علاوہ جنوبی ہند، بنگال، بہار، اڑیسہ اور یوپی کے دوست بھی بکثرت تشریف لے آئے۔ اور محلہ احمدیہ میں خوب چہل پہل نظر آنے لگی۔

پروگرام کے مطابق پاکستانی احباب کا قافلہ مورخہ ۱۷ر دسمبر کو لاہور سے چل کر اسی رات امرتسر پہنچ گیا۔ رات کے وقت قافلہ اسٹیشن امرتسر پر رہا۔ اس جگہ استقبال اور دیگر ضروری انتظامات کے لئے جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال کی سرکردگی میں درویشان قادیان کی ایک جماعت پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ یہی دوست اہل قافلہ کے لئے شام کا کھانا بھی قادیان سے لے کر گئے تھے۔ چنانچہ پاسپورٹوں کے اندراج اور چیکنگ وغیرہ سے فراغت کے بعد احباب کو وہیں شام کا کھانا بھی پیش کیا گیا۔

۱۸ر دسمبر کی صبح کو جب ۸ بجے کی گاڑی قافلہ امرتسر سے قادیان اسٹیشن پر پہنچا تو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعض درویشان کے ساتھ احباب قافلہ کا استقبال کیا۔ احباب کا سامان ایک انتظام کے ماتحت اسٹیشن سے محلہ احمدیہ میں گڈوں پر لایا گیا۔ جبکہ احباب قافلہ نے اسٹیشن سے محلہ احمدیہ میں پیدل چل کر آنا پسند کیا۔ البتہ مستورات اور معمر بزرگان کے لئے ٹانگوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اہل قافلہ جونہی محلہ احمدیہ میں پہنچے احمدیہ چوک میں محترم مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل کی قیادت میں درویشان اور حاضر الوقت مہمانانِ کرام نے احباب کا پُرجوش استقبال کیا۔ اور مصافحہ و معانقہ کے بعد اپنی اپنی فرودگاہوں میں پہنچ گئے۔ جہاں صبح کا کھانا بالکل تیار تھا۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ساڑھے گیارہ بجے احمدیہ جلسہ گاہ میں سالانہ جلسہ کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ جو اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ جلسہ کا دوسرا اجلاس بوقتِ شب نماز مغرب و عشاء اور شام کے کھانے کے بعد مسجد اقصیٰ میں آٹھ بجے شروع ہوا۔ اسی طرح جلسہ کے تینوں روز دن اور رات کے دونوں اجلاسات نہایت پُرامن ماحول میں منعقد ہوئے۔ تینوں روز موسم بڑا خوشگوار رہا۔ دھوپ نکل آتی رہی۔ جس سے رات کو سخت سردی کی تکلیف دور ہو کر دلوں میں ایک گونہ انبساط اور فرحت پیدا ہو جاتی رہی۔ دن کے اجلاسات میں احباب جماعت کے علاوہ سینکڑوں غیر مسلم دوست بھی شریک ہوتے رہے۔ جن میں شہر کے معززین کے علاوہ مضافات قادیان کے بعض دوست بھی تشریف لاکر جلسہ کی رونق کو بڑھانے کا موجب ہوئے۔ سب نے جلسہ کی تقاریر کو خاص دلچسپی سے سنا اور اپنے پرانے دوستوں کو مل کر خوش ہوئے۔ الغرض یہ جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ جہاں احباب جماعت کو اپنے روحانی مرکز میں ایک بار پھر لانے کا باعث ہوا وہاں تقسیم ملک کے بعد سے اکٹھے بود و باش رکھنے والے مسلم و غیر مسلم دوستوں میں جو ملکی تقسیم کے باعث جدائی پڑ گئی تھی ان کے لئے بھی باہمی ملاقات کا ذریعہ بن گیا۔

پہلے روز جلسہ کے افتتاح کے موقعہ پر احباب جماعت نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مختصر مگر جامع پُر تاثیر پیغام سنا اسی موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشان کا پُرشفقت و محبت پیغام بھی سنایا گیا یہ ہر دو پیغامات درویشانِ قادیان اور آپ پہنچنے والے زائرین کرام کے لئے تسکین و تبشیر اور روحانی ہدایت کا موجب ہوئے جنہیں خاص توجہ اور دلچسپی سے سنا گیا۔!!

جلسہ کے تینوں روز صبح کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں علماء سلسلہ باری باری قرآن کریم، احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتے رہے چنانچہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ مولوی سمیع اللہ صاحب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل، مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے اپنے پُر لطف ایمان افروز خطابات سے باری باری روحانی مائدہ پیش کیا۔ اور احباب کرام کو عملی زندگی میں نیک نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی۔ ادھر مسجد اقصیٰ میں معمول کے مطابق روزانہ ہی بعد نماز فجر تفسیر القرآن کا درس دینے کی سعادت راقم الحروف کو حاصل رہی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کے پہلے روز یعنی ۱۸ر دسمبر کو جہاں پہلا اجلاس ختم ہوا اور مساجد میں نماز ظہر و عصر ادا کی جا چکی تو مقبرہ بہشتی میں اجتماعی دعا ہوئی اسی طرح وداع کے روز یعنی ۲۱ر دسمبر کو اسی وقت مقبرہ بہشتی میں دعا ہوئی۔ جس میں تمام احباب نے شرکت کی اور اسلام و احمدیت کی روحانی ترقی اور غلبہ کے ساتھ ساتھ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

روزانہ پنجگانہ نماز باجماعت کے علاوہ ان مبارک ایام میں احباب نے مسجد مبارک میں نماز تہجد جو اجتماعی طور پر ادا کی جاتی ہے اس میں شرکت کی۔ اور دوسرے اوقات میں انفرادی طور پر نوافل کی ادائیگی بیت الدعا اور دیگر مقاماتِ مقدسہ میں دعاؤں اور ذکر الٰہی میں اپنے بیشتر اوقات کو گذارنے کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ مختلف مجالس ذکر میں شرکت کی باہمی تعارف کو بڑھانے اور ایک دوسرے سے مل کر روحانی امور میں تبادلہ خیالات کرتے رہے۔

جلسہ کا تیسرا روز جمعہ کا مبارک دن تھا اس روز کا پہلا اجلاس نماز جمعہ سے قبل ہی ختم کر دیا گیا نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا [illegible] نے پڑھائی اور اپنے پُر مغز [illegible] انداز میں احباب جماعت کو [illegible] التعلق اور یکجہتی کی طرف توجہ دلا[ئی] تلقین کی جماعت احمدیہ میں داخل ہو جانے کے بعد ہم میں ایک ایسی نمایاں تبدیلی آجانی چاہیئے جس کی نسبت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت سے توقع کی ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ دلائل کے میدان میں احمدیہ جماعت تمام دوسری جماعتوں پر غلبہ پا چکی ہے اب عمل میدان میں ایسا ہی اعلیٰ نمونہ دکھانے کی ضرورت ہے اسکے لئے ہی شب و روز انفرادی و اجتماعی رنگ میں پوری توجہ دیکر کوشش کرنی چاہیئے۔ تا وہ روحانی انقلاب جو ساری دنیا میں اس مقدس اور برگزیدہ جماعت کے ساتھ وابستہ ہے ہم اپنی زندگیوں میں اس کے نمایاں آثار دیکھ سکیں۔

۲۱ر دسمبر کی رات کی گاڑی قافلہ پاکستان واپسی کے لئے روانہ ہوا۔ رات امرتسر میں قیام کے بعد اگلے روز بذریعہ ریل بخیریت و خوبی لاہور پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔ واپسی پر اہل قافلہ کی سہولت کے لئے درویشان نے مختلف انتظامات کے لئے محلہ احمدیہ سے تا اسٹیشن قادیان اور امرتسر میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ ۲۲ر دسمبر کو صبح کے ناشتہ کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر سے کھانا بھجوایا گیا۔

قادیان کے قابل زیارت مقاماتِ مقدسہ میں اس سال مقبرہ بہشتی خاص طور پر اپنا دلکش منظر پیش کرتا تھا۔ جبکہ مقبرہ کی بیرونی چار دیواری مکمل ہو کر جنوب مشرق کی جانب محلہ ناصر آباد کی طرف سبز رنگ کا ایک خوبصورت گیٹ سے داخل ہوتے ہی کشادہ سڑک کے دونوں طرف رنگا رنگ کے خوشنما پھول اپنی اپنی بھینی بھینی خوشبو کے ساتھ سر آئندہ کا استقبال کرتے ہیں۔ نیز اس بڑے گیٹ سے مزار مبارک تک بڑی سڑک پر اور مقبرہ کے اندر فاصلے فاصلے پر اونچے اونچے خوبصورت کھمبوں پر بجلی کی ٹیوب ہیں اور قمقمے لگائے گئے تھے۔ جن سے رات کے وقت یہ خطہ ایک خاص دید زیب منظر پیش کرتا ہے ساتھ دن کے علاوہ رات کے وقت بھی دعا کی غرض سے جانے والوں کے لئے سہولت کے سامان پیش کرتا رہتا ہے۔!!

بیرون ہند کے علاوہ اندرون ملک [illegible] صوبہ جات سے جن خاص دوستوں کو [illegible] سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان میں سے مکرم و محترم جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب [illegible] ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان مع اہل و عیال ۱۲ کو ہی دار الامان تشریف لے آئے تھے بعد بھی چند روز قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۲ کو واپس تشریف لے گئے۔ اسی طرح کلکتہ [illegible] محترم میاں شمس الدین صاحب۔ مکرم میاں محمد [illegible] سہگل۔ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی مکرم [illegible] بشیر احمد صاحب فاضل (باقی صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر

دیارِ مسیح کے خوش بخت مکینوں اور سعادتمند زائرین کے نام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے کا وجد انگیز پیغام

قادیان میں جماعت احمدیہ کے بہترویں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ناظر خدمت درویشان ربوہ نے جو وجد انگیز پیغام ارسال فرمایا۔ جسے جلسہ کے پہلے اجلاس میں جناب چوہدری احمد جان صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

دیارِ مسیح کے خوش بخت مکینو! اور دیارِ حبیب کی زیارت کی سعادت پانے والو! تم پر بہت بہت سلام ہوں اور بے شمار صلوٰۃ و سلام ہوں تمہارے متاعِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی روح بنی نوع انسان کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے تڑپی اور بے قرار ہوئی اور آستانہ الوہیت پر جھکی اور گداز ہوئی۔ اور جن کی تضرعات نے عرشِ ربِّ کریم کو ہلایا۔ اور خدائے ذوالمجد والعلیٰ نے جن کی تضرعات کو سنا اور تکمیلِ ہدایت اور تکمیل اشاعتِ ہدایت کے سامان آسمان سے پیدا کئے۔ اور جہاں قرآن کریم جیسی کامل اور مکمل اور ابدی ہدایت نازل فرمائی۔ وہاں ہمارے اس زمانے میں تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرنے کی سعادت عطا کی۔ اور اسی کی توفیق سے آپ کا حساس اور عاشقِ رسول دل اسلام اور بنی نوع انسان کی ہمدردی میں پگھلا اور گداز ہوا۔ اور خدائے رحمان کی رحمت جوش میں آئی۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کی بے پایاں رحمت نے آپ ہی کے ذریعہ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کی بنیاد رکھی۔ اور زمین قادیان "محترم" بنائی گئی۔ اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ظل کے طور پر ارضِ حرم ٹھہری جس کے "الدار" کا خدائے قادر و توانا خود محافظ بنا۔ اور اس مبارک بستی کو خدا تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے اپنا بنا لیا۔ اس بستی نے زندہ خدا کے زندہ نشان ہزاروں کی تعداد میں دیکھے اور اس میں بسنے والے جو صدق و صفا اور محبت و وفا سے اپنے ایمانوں پر ثابت قدم رہے۔ مہبطِ انوار الٰہی بنے۔ اور دنیا کے لئے ایک نمونہ و مثال ٹھہرے۔

اور حجۃ اللہ علی الارض قرار پائے۔ اس پیاری بستی کے تم مکین ہو۔ اور حضرت خاتم النبیین اور آپ کے عاشقِ صادق کی تم پر بڑی ہی لطف و عنایات ہیں۔ پس اپنے دلوں کو شکر و امتنان کے جذبات سے ہمیشہ لبریز رکھو اور اپنے خدا تعالےٰ کے لئے اپنے نفسوں پر ایک موت وارد کرو تا تم ایسے طور پر زندہ کئے جاؤ جس کے بعد کوئی فنا نہیں۔ اور اپنے مالوں اور اپنے وقتوں اور اپنی طاقتوں اور اپنی عزتوں اور اپنے جذبات کو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے وقف کر دو۔ کہ اس کے بعد تمہیں کوئی نقصان نہیں۔ اور اسی کے سوا کوئی گھاٹا اور نقصان نہیں۔ اور اسی کے لئے ہو جاؤ۔ تا آسمانی رحمتوں، برکتوں، نصرتوں اور ہدایات کے دروازے تم پر کھولے جائیں۔ اور ایک ابدی عزت تمہیں حاصل ہو۔ اور اپنے رب کی نگاہ میں آسمان پر تم وقار پاؤ۔ جیسا کہ اس خدائے ذوالاقتدار کے وقار کو اس زمین پر قائم کرنے کے لئے تم نے اپنی زندگیوں کا ہر لحظہ وقف کر رکھا ہے۔

خدائی صفات کے مظہر بننے کی کوشش میں لگے رہو کہ اس نے انسان کو اپنی شکل پر پیدا کیا ہے۔ مگر بے وقوف اور بدبخت انسان تکبر و غرور، خود پسندی، نخوت اور اسی طرح کے دیگر گناہوں یا غفلتوں اور کوتاہیوں سے اپنے چہرے داغدار کر لیتا ہے۔ مگر تم ہر وقت چوکس اور بیدار رہو۔ تا شیطان کسی بھی خفیہ سوراخ سے تمہارے دلوں، تمہارے خیالات یا تمہارے اعمال میں راہ نہ پا سکے۔ اور تمہارا وجود جیسا کہ خدا چاہتا ہے۔ اور جیسا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمنا ہے۔ اور جیسا کہ مسیح موعود و مہدی معہود کی خواہش ہے خدا نما آئینہ بن جائے۔ اور تم واقعی اور حقیقی طور پر خدا تعالےٰ کی تمام صفات کے مظہر بن جاؤ۔ اور وہ تم سے راضی ہو۔ اور تم اس سے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ ہمارا خدا تعالےٰ رب العالمین ہے۔ اس کی ربوبیت نے ہر نیک و بد اور مومن و کافر کو اپنی ربوبیت کی چادر میں لیا ہوا ہے۔ پس تمہاری ربوبیت سے بھی کوئی شخص باہر نہ ہو۔ اپنے ہمسایوں سے الفت و شفقت سے پیش آؤ۔ کیا ہندو اور کیا سکھ اور کیا دہریہ اور کیا دوسرے مذاہب والے سب کے سب ہی تمہاری ہمدردی، غمخواری اور خیر خواہی سے پورا پورا حصہ لیں۔ سب سے نیک سلوک کرو۔ ان کی دنیوی ترقیات کے لئے کوشش کرو۔ اور ان سے اخلاق سے پیش آؤ۔ ان کے دکھوں میں برابر کے شریک ہو۔ ان کی تکالیف دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرو۔ غرضیکہ ہر رنگ میں ان کے سچے خیر خواہ بن جاؤ۔ اور اپنی راتوں کو متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے رب سے ان کی دین اور دنیا کی بھلائی چاہو۔ تا تمہارا عمل زندہ گواہ ہو۔ اس بات کا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واقعی طور پر اور حقیقی معنوں میں رحمۃ للعالمین ہیں۔

اسلام اور احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے ہر ملک میں پھیل چکے ہیں۔ اور جس ملک میں بھی جو احمدی رہتے ہیں اللہ تعالےٰ کا ان کو یہی حکم ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک کے وفادار رہیں۔ اور اپنی اپنی حکومتوں کے قوانین کی پابندی جزوِ ایمان سمجھیں۔ اگر اسلام ہمیں یہ زریں ہدایت نہ دیتا تو دنیا میں فسادِ عظیم بپا ہو جاتا۔ اسلام ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے وقت آیا اور اس کی نیک اور پاک تعلیم اور صلح و آشتی کے پیغام نے ہر قسم کے فتنہ و فساد کی جڑیں اکھاڑ کر رکھ دیں اور دنیا کو امن بسلامتی صلح اور آشتی کا ایک بے مثل ایک اکمل اصول سکھایا اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس زریں اصول پر کاربند رہیں اور اپنے عمل سے اس پاک اصول کے حسن اور دلکشی کو دنیا پر اجاگر کریں۔

خدا تعالےٰ ہمارے اور آپکے ساتھ ہو۔ اور رحمتوں اور عنایات سے ہمیشہ سب کو نوازتا رہے اور ہمیں ہر دکھ اور درد سے بچائے اور ہر شریر کی شرارت سے ہمیں پناہ میں رکھے کہ وہی ہمارا ملجا و ماویٰ ہے۔ وہی ہماری پناہ ہے وہی رب ہے جو رحمٰن اور رحیم بھی ہے اور ذوالجلال والاکرام بھی۔ آمین یا رب العالمین۔ فقط خاکسار مرزا ناصر احمد ناظر خدمت درویشان ۵ / دسمبر ۱۹۶۲ء

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

"اللہ تعالےٰ تمہیں اسلام کی خدمت کی توفیق دے!"

قادیان کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر کے موقعہ پر باوجود اپنی علالت کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو مختصر مگر جامع اور روح پرور پیغام احباب جماعت کے نام ارسال فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ یہ پیغام مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور امیر قافلہ پاکستان نے جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں پڑھ کر سنایا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

"درویشانِ قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

تم لوگ قادیان جو احمدیت کا مرکز ہے اس میں بیٹھے ہو۔ تم خوش قسمت ہو۔ میں اس سے محروم ہوں۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالےٰ تمہیں اسلام کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین"

مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی ۱۲/۱۲/۶۲

قادیان میں جماعت احمدیہ کا بہتروان سالانہ جلسہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

عورتوں کے حقوق کا قیام حضرت بابا نانک ؒ کے متعلق انکشاف۔ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ اقتصادی نظام نوبیبی نظام رعیت احیائے خلافت اور مسلمانوں میں امید پیدا کرنا۔

تیسری تقریر مکرم مولینا شریف احمد صاحب امینی نے جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا کہ ایک زمانہ تھا کہ جماعت احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی انتہائی کوششیں کی جاتی تھیں لیکن یہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ اور آج اس کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ آپ نے دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد اس کے تبلیغی مراکز کی تفصیل بیان کرتے ہوئے احمدیہ پریس (PRESS) اور غیر ممالک میں مساجد و مدارس کے قائم کرنے پر مبسوط تقریر فرمائی۔ اور آخر میں غیر از جماعت اخبارات کے حوالہ جات اس ضمن میں حاضرین کو سنائے۔

پہلے دن کا یہ پہلا اجلاس ٹھیک ۲ بجکر ۴۵ منٹ پر برخواست ہوا۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۱۸ دسمبر کا دوسرا اجلاس ۸ بجے شب مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم بابو تاج الدین صاحب پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حکیم محمد سعید صاحب نے کی اور نظم مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے پڑھی۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔

پہلی تقریر مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے "نظام جماعت اور برکات خلافت" کے موضوع پر کی۔ آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ سے اس امر کو واضح فرمایا کہ دنیا میں انبیاء کی بعثت کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ آئین۔ دستور اور نظام کی پابند جماعت کا قیام کریں۔ اس مضمون کی وضاحت کے لئے آپ نے مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانہ کو پیش کیا اور بتایا کہ نبی کی زندگی کے بعد اس کام کو جاری رکھنے کے لئے خلافت کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔ چودھویں صدی میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی غرض کے لئے بھیجا گیا۔ اور آپ نے اپنی کتاب "الوصیۃ" میں نظام خلافت کو واضح طور پر پیش فرمایا ہے۔ جس کے مطابق جماعت اور انجمن نے متفق طور پر حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسیح اول منتخب کیا۔ فاضل مقرر نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ نظام خلافت ہی کی برکت ہے کہ ہماری تبلیغی مساعی کا اعتراف غیر بھی کرتے ہیں۔ اور اسی کے ذریعہ ایک صالح اور اسلامی معاشرہ کا قیام وجود میں آ رہا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے تقسیم ملک کے مصیبت کے ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حسن سلوک اور پنڈت جواہر لال نہرو کی دلجوئی کے واقعات پیش کئے۔

دوسری تقریر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے دس منٹ کی ایک مختصر تقریر "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" پر کی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپؐ کی زندگی پر ہر قسم کے دور آئے ہیں اور ان میں ہر طرح کے اخلاقِ فاضلہ کا آپؐ سے ظہور ہوا ہے۔ صبر اور حلم کا بے نظیر نمونہ آپؐ نے پیش کیا۔ اس سلسلہ میں واقعۂ طائف پر روشنی ڈالتے ہوئے مقرر نے اپنی تقریر ختم کی۔

تیسری تقریر اس اجلاس شبینہ کی تیسری اور آخری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ کلکتہ کی "جماعت احمدیہ کی ترقی کی اہم تحریکات" کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے نظام وصیت کو اس سلسلہ میں پیش کیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۴ء میں احرار کی مخالفت بیان کرتے ہوئے تحریک جدید کے قیام پر روشنی ڈالی۔ اور تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات پر ایک مبسوط بیان دیا۔ اور آخر میں تحریک وقف جدید کو پیش کیا۔ جس کے نتائج بہت ہی خوشگوار ثابت ہو رہے ہیں۔

اس اجلاس کی کارروائی رات کے ٹھیک ۱۰ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن مورخہ ۱۹ دسمبر ۶۳ء بروز جمعرات

پہلا اجلاس یہ اجلاس مکرم و محترم جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے کی۔ اور نظم مکرم حافظ عبد الرحمٰن صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

اوّل اس اجلاس کی سب سے پہلی تقریر مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی کی تھی۔ آپ نے "اسلام کا اقتصادی و معاشرتی نظام" کے موضوع پر ایک مبسوط اور ٹھوس تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اسلام نے اقتصادی و معاشرتی نظام کے لئے بنیادی طور پر چار چیزوں کو اہم قرار دیا ہے۔ یعنی خوراک کپڑا۔ گھر اور بیوی۔ اور ان میں سب سے پہلے زمین کو پیش کیا ہے کہ تمہارے رزق کا سامان زمین میں کیا گیا ہے۔ اور اس کی ملکیت تمام بنی نوع انسان کی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انفرادی ملکیت کو بھی تسلیم کیا ہے۔ خلیفۂ وقت جس طرح چاہے اس کا قانون اپنے حالات کے مطابق بنا سکتا ہے۔ اسی طرح اسلام نے تقسیم دولت کا بھی نہایت عمدہ تصور پیش کیا ہے۔ اس ضمن میں فاضل مقرر نے اسلام کے نظام زکوٰۃ وراثت عشر خمس صدقات اور نظام وصیت کی وضاحت کی۔ اور کمیونزم اور سوشلزم سے ان کا موازنہ کر کے اسلامی تصور کی برتری ثابت کی۔ اور بتایا کہ دنیوی تحریکیں ایک طرف تو غریب کو لوٹنے کا علم لے کر اٹھی ہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ وہ سود جیسی مہلک چیز کو جائز سمجھتے ہیں۔ آپ نے سود کے بھیانک نتائج پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے آخر میں اسلامی نظام میں ملکی دفاع کی اہمیت اور زراعت، تجارت اور صنعت پر احکام قرآن کی روشنی میں ایک نہایت ہی دلچسپ اور مدلل بیان دیا۔

دوم۔ دوسری تقریر "سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے کی۔ آپ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف ادوار کی وضاحت کرنے کے بعد آپؐ کی سیرت کے چند پہلوؤں پر ایک دلچسپ اور ایمان افروز خطاب دیا۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت۔ عدل و انصاف۔ سخاوت۔ سادہ زندگی۔ قناعت اور ایفائے عہد کی سبق آموز مثالیں بیان کرنے کے بعد آخر میں آپؐ کے بے نظیر عفو کی مثال پیش کی کہ تیرہ سال تک متواتر ہر اقسام کی اذیتیں پہنچانے والے مجرم آپؐ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن آپ ان سب کو یہ کہہ کر معاف کر دیتے ہیں کہ لا تثریب علیکم

الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء"

جناب حضرت صاحبزادہ موصوف کی تقریر کے بعد مکرم صوفی علی محمد صاحب نے ایک پنجابی نظم احباب کو سنائی۔

سوم۔ تیسری تقریر مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر قافلہ پاکستان کی تھی آپ نے "عالمگیر مذہب کی خصوصیات" بیان کرتے ہوئے کہا کہ عالمگیر مذہب کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ تصور پیش کرے کہ ابتداء میں تمام انسان ایک ہی تھے۔ اور تمام انسانی شعبہ جات سے متعلق اس میں تعلیم پائی جائے۔ اور یہ کہ وہ مذہب خود بھی عالمگیر ہونے کا مدعی ہو۔ تمام انسانوں کو بحیثیت انسان مساوی حقوق دیئے جائیں۔ جناب قریشی صاحب موصوف نے اس تعلق میں اسلامی تعلیم کو پیش کیا کہ صرف یہی ایسا مذہب ہے جو عالمگیر مذہب ہے۔ جو ان تمام خصوصیات کا حامل ہے۔ دیگر مذاہب میں یہ خوبی نہیں ہے

چہارم۔ چوتھے نمبر پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ کلکتہ نے "حیاۃ آخرۃ" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ اصولاً تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ مرنے کے بعد انسان کو اس کے اچھے اور برے اعمال کا بدلہ جنت اور دوزخ کی شکل میں ملے گا۔ آپ نے ہندو اور گرنتھ صاحب سے اس نظریہ کو پیش کرتے ہوئے قرآن مجید سے اس کا واضح اور کامل تصور پیش کیا اور کہا کہ قرآن مجید نے اپنا بیان کردہ پیشگوئیوں کو حیات آخرت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ اس ضمن میں سورۃ الذاریات اور سورۃ العادیات کی پیشگوئیاں ذکر کیں اور کہا کہ بدیوں کی کثرت حیاتِ آخرۃ کو بھلا دینے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ آخر میں فاضل مقرر نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں جنت اور دوزخ کی حقیقت بیان کی

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی ایک بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی ۸ بجے شب مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم خان صاحب محمد یوسف صاحب شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم حافظ عبد الرحمٰن صاحب نے کی اور نظم مکرم صوفی علی محمد صاحب نے پڑھی بعدہٗ دو تقریریں ہوئیں۔

پہلی تقریر بنی نوع انسان سے ہمدردی کے موضوع پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انسان کی پیدائش

کی غرض عبادت الٰہی ہے اور اس غرض کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ہیں جنہوں نے تخلقوا باخلاق اللہ کی تعلیم دی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے عزیز مقرر نے کہا کہ ہمدردی کا اظہار ایک مقدس فریضہ ہے اور بنی نوع انسان سے ہمدردی احمدیت کی تعلیم کا ایک بنیادی پتھر ہے۔ اس ضمن میں عزیز موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض چیدہ چیدہ اقتباسات بھی پیش کئے۔

دوسری تقریر دوسری اور آخری تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس نے "احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر کی۔ آپ نے بعثت مسیح موعود کی غرض کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ ہر ایک احمدی کا نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھتا چلا جائے۔ فاضل مقرر نے احباب جماعت کو تحریک جدید، نظام وصیت، وقف جدید اور درویش فنڈ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ان میں زیادہ سے زیادہ اپنا قدم آگے بڑھانے کی بڑے دلنشین پیرایہ میں تلقین کی۔ اور مدرسہ احمدیہ کی تعمیر میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہر جماعت میں درس قرآن اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جاری ہو۔ اور ہم ہر جگہ غیر شرعی رسومات سے بکلی مجتنب رہیں۔

اس اجلاس کی کارروائی ۱۰ بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن مورخہ ۲۰/۱۲ بروز جمعہ

پہلا اجلاس یہ اجلاس مکرم و محترم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے تلاوت قرآن مجید کی اور مکرم غلام احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ پھر تقریروں کا آغاز ہوا۔

پہلی تقریر اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس کی تھی۔ تقریر کا عنوان تھا "دنیا کے مہاپرشوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم"۔ آپ نے کہا کہ اسلام اپنے نام ہی سے امن، صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ جو انتہائی رواداری کی تعلیم دیتا ہے اور ساتھ ہی آزادیٔ ضمیر کی بھی۔ آج HUMAN RIGHTS CHARTER کے ذریعہ نسل انسانی کو مساوات، آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر دی گئی ہے لیکن اسلام نے آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے یہ تعلیم پیش کر دی ہے۔ فاضل مقرر نے قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی روشنی میں جملہ پیشوایان مذاہب کی عزت و تکریم کرنے کی تعلیم کو پیش کیا۔ اور آخر میں کہا کہ آج ہندوستان ملکی حالات کے مطابق اس لٹریچر کو اپنانے پر مجبور ہو رہے ہیں لیکن ایک احمدی اپنا سر فخر سے اونچا کر لیتا ہے کہ وہ ستر سال سے اس تعلیم پر عمل پیرا ہے۔

دوسری تقریر دوسری تقریر محترم صاحبزادہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالے کی "اسلام اور خدمت خلق" کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ قادیان کی اسی سرزمین سے وہ دنیا کا سب سے بڑا خادم خلق پیدا ہوا جس نے اسلامی تعلیم کے مطابق خدمت خلق کے زریں اصول اور گر دنیا کے سامنے پیش کئے۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربٰی سے خدمت خلق کے تین اصول بیان کئے کہ اس کا پہلا سٹیج عدل ہے۔ جب عدل کے مطابق خدمت خلق کی جائے تو اس سے آگے احسان کا درجہ آتا ہے کہ کچھ اپنی طرف سے زیادہ بھی دیا جائے اور اس سے بھی آگے بڑا درجہ ایتاء ہے کہ انسان دوسروں سے نیکی اور حسن سلوک اس رنگ میں کرے جیسے ایک ماں اپنے بچہ سے سلوک کرتی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے انہی تینوں اصولوں کی مزید توضیح قرآن مجید کی دیگر آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے کی۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر سکنہ کنی پورہ (کشمیر) نے اپنی بنائی ہوئی ایک نظم پڑھ کر سنائی جس میں پہلی مرتبہ قادیان آنے پر شکر و امتنان کے جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔

تیسری تقریر تیسری تقریر "ضرورت مذہب" کے موضوع پر مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے ربوہ نے کی۔ آپ نے کہا کہ آجکل خصوصاً بین الاقوامی تعلقات کو خوشگوار بنانا از حد ضروری ہے اور یہ چیز مذہب کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی

[illegible]

… اور کہا کہ خدا پر ایمان لاتے بغیر اخلاق قائم نہیں ہو سکتے۔ اور بغیر اخلاق کے قیام کے امن قائم نہیں رہ سکتا۔ مذہب ہر قسم کی ظاہری و باطنی خرابیوں کو دور کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اور یہ ہر قسم کے انسانوں میں امید پیدا کرتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اطمینان قلب مذہب کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی افراط و تفریط سے پاک معاشرہ مذہب کے بغیر قائم ہو سکتا ہے۔

چوتھی تقریر "اسلام کے دائمی اور کامل مذہب ہونے کے دلائل" کے موضوع پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ایک مدلل اور ٹھوس تقریر فرمائی۔ آپ نے کہا کہ وہی مذہب کامل اور دائم ہوگا جو اللہ تعالے کا کامل تصور پیش کرے۔ کامل اور دائم شریعت پیش کرے۔ اور کامل نبی کا کامل اسوہ پیش کرے۔ آپ نے ان تینوں اصولوں کے مطابق اسلام کا موازنہ دیگر مذاہب سے کرتے ہوئے بتلایا کہ صرف مذہب اسلام ہی ہے جو ان تینوں خصوصیات کا حامل ہے اور کامل و دائم مذہب ہے۔

شکریہ احباب آخر میں محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کے مقامی احباب خصوصاً جناب سردار ستنام سنگھ صاحب اور افسران پولیس کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کیا نیز ان احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت ملنے پر اپنی مجبوری کا اظہار کرتے ہوئے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی دو بجے دن ختم ہوئی۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے اس آخری اجلاس کی کارروائی حسب سابق ۸ بجے شب مسجد اقصیٰ میں شروع ہوئی۔ صدر مجلس مکرم و محترم حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ قادیان تھے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ عبد الرحمن صاحب نے کی اور مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہ بقیہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔

ذکر حبیب علیہ السلام اس موضوع پر محترم حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے بعض چیدہ چیدہ واقعات بیان فرمائے۔ آپ نے حضرت اقدس علیہ السلام سے ملاقات کا واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میرے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ اور ڈاکٹروں نے بھی کہہ دیا تھا کہ اولاد نہ ہوگی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے ہاں اتنی اولاد ہوگی کہ تم سنبھال نہ سکو گے۔ اور اب خدا کے فضل سے میرے چودہ بچے ہیں۔ اسی طرح آپ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو ظاہری طور پر فوراً پورا کرنے کی بھی کوشش کرتے چنانچہ جب آپ کو وسع مکانک کا الہام ہوا تو آپ نے اپنے مکان کے آگے ایک چھپر ڈلوایا۔ آپ نے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام کو اندر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا بے انتہا عشق تھا۔ اور آپ آنحضرتؐ کے نمونہ کے مطابق آدھا سفر پیدل چلتے اور اپنے ساتھ والے کو سواری پر بٹھا لیتے۔ اسی قسم کے ایمان افروز واقعات سنا کر آپ نے اپنی تقریر ختم کی۔

دوسری تقریر "اسلام اور احمدیت پر اعتراضات اور ان کے جوابات" کے عنوان پر محترم مولانا الحاج محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ نے تقریر کی۔ آپ نے مسئلہ جہاد پر کئے جانے والے اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت اسمٰعیل صاحب شہید علیہما الرحمۃ نے بھی اس بارے میں انہی خیالات کا اظہار کیا ہے جو جماعت احمدیہ تسلیم کرتی ہے۔ آپ نے اس مسئلہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا کہ جماعت احمدیہ کا یہ قومی کیریکٹر ہے کہ وہ کسی بھی حکومت کی جو قائم ہو چکی ہو وفادار رہتی ہے اور یہ ایک اسلامی فریضہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس اعتراض کا رد کیا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ران مبارک پر سر رکھا۔ آپ نے کہا کہ اول تو یہ کشف ہے۔ دوسرے یہ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ مادر مہربان کی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ تو کیا ایک ماں کی ران پر سر رکھنا ماں کی ہتک ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر کشوف پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرائے میں دیئے۔

الوداعی خطاب محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے الوداعی خطاب میں ہندوستان کے احباب جماعت کو بعض امور کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مرکز کی اہم ضروریات کے پیش نظر نوجوان آگے بڑھیں اور اپنی زندگیاں خدمت سلسلہ کے لئے وقف کریں۔ آپ نے مبلغین کی کمی کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہر جماعت کے دوست یہ عہد کریں کہ ان میں سے ہر ایک قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے گا اور مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتا رہے گا۔ اور اس کے ساتھ تبلیغ کے لئے کچھ نہ کچھ ایام وقف کریں تا یہ کمی پوری ہو سکے۔ آپ نے مرکزی ضروریات پیش کرتے ہوئے چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ادائیگی میں سستی کرنے والوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ اسی طرح آپ نے بہشتی مقبرہ کا مقام بیان کرتے ہوئے وصیت کی تحریک کی۔ اور آخر میں جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ نیت درست رکھ کر تشریف لائے ہوں تو مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ ان کے اس خلوص کو ضرور قبول کرے گا۔ اور اس کے بدلہ میں انہیں اتنے انعام سے نوازے گا کہ وہ سنبھال بھی نہ سکیں گے۔

اعلانات دعا اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے اس موقعہ پر آئی ہوئی تاروں اور خطوط کے مطابق دعاؤں کے اعلانات پڑھ کر سنائے۔ پھر صدر مجلس نے بھی بعض احباب کی درخواست ہائے دعا کا اعلان کرتے ہوئے جملہ مقررین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں صاحب صدر نے ایک لمبی اور پرسوز دعا کرائی اور رات کے سوا گیارہ بجے جلسہ سالانہ کا یہ آخری اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ والسلام خاکسار محمد کریم الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

مناظرہ یادگیر کے بعد

حیدرآباد و مضافات میں جماعت احمدیہ کیخلاف علماء کی غلط بیانیاں اور الزام تراشیاں اور اسکے جواب میں

ایک عظیم الشان جلسہ

مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد دکن

مناظرہ یادگیر جو کہ جماعت احمدیہ اور اہل سنت والجماعت کے مابین مورخہ ۲۲ر نومبر تا ۲۷ر نومبر تک ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ کے مخالف علماء کو خدا تعالیٰ نے جو علمی و اخلاقی شکست دی ہے اس پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ شکست خوردہ علماء حیدرآباد اور مضافات میں مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے خلاف مسلسل زہر اگلتے رہے اور جھوٹے الزامات عائد کرتے رہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے خانۂ خدا میں کھڑے ہو کر کذب بیانی کرنے میں بھی کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ اور علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود کے پورے مصداق اپنے آپ کو ثابت کرتے رہے۔ یہ مولویان اس خدشہ سے کہ مناظرہ یادگیر کی مکمل روئیداد شائع ہونے کے بعد ان کی علمی ادبی اور اخلاقی پستی اور بازاری زبان کا بھانڈا پھوٹ جائے گا عوام کے ذہنوں کو متاثر کرنے کے لئے ابھی سے اپنا نام نہاد کامیابی کا ڈھنڈورہ پیٹنے لگے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کو مختلف قسم کے مقابلہ کے لئے بلا رہے ہیں۔ ایک اطلاع ہمارے پاس یہ بھی پہنچی ہے کہ کسی مولوی صاحب نے مقابلہ کا یہ انوکھا چیلنج بھی دیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے امام اُن کے ساتھ چار منارہ پر چڑھ کر چھلانگ لگاویں۔ اور جو زندہ رہا وہ جیت گیا۔ اس عجیب و غریب مقابلہ کے چیلنج کا ہم نے یہ جواب دیا ہے کہ اس قسم کا مقابلہ غیر اسلامی اور غیر شرعی ہے کسی نبی یا مامور من اللہ نے آج تک اس قسم کے مقابلہ میں کبھی حصہ نہیں لیا۔ اور نہ ہی مامور من اللہ آکر اس قسم کے سرکس کے کرتب دکھلاتے ہیں۔ یہ مذہبی بحث و مباحثہ ہے اسے کسی سرکس سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔

اس مقابلہ سے مراد اگر مناظرہ ہی ہے تو ہم اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ حالانکہ یادگیر کے مناظرہ کے معاً بعد حیدرآباد میں مناظرہ کا چیلنج دینا صاف بتا رہا ہے کہ اس قسم کے چیلنج دینے والے شکست خوردہ ذہنیت کے حامل ہیں۔

تاہم چونکہ انہوں نے ہمیں چیلنج دیا ہے اور اگر وہ چیلنج مناظرہ ہے تو ہم اسے بسر و چشم منظور کرتے ہیں۔

ہم نے اسی قسم کے مضمون کا ایک بہت بڑا اشتہار حیدرآباد کے تمام محلوں اور گلی کوچوں میں چسپاں کروا دیا ہے۔

علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے مخالف علماء کی طرف سے عائد کردہ الزامات اور کذب بیانیوں کے مدلل اور دندان شکن جواب دینے کے لئے ایک بہت بڑے جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا جس کی اطلاع تمام شہر میں بذریعہ اشتہارات اور اخبارات دی گئی۔

چنانچہ مورخہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۶۳ء بروز بدھ ۷½ بجے شام احمدیہ جوبلی ہال میں زیر صدارت مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل ایک بہت بڑے پیمانہ پر جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحب صدر نے ایک مختصر مگر مبسوط تقریر فرمائی جس میں انہوں نے جلسہ کے انعقاد کی وجوہات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ بانی اسلام حضرت رسول پاک صلعم کی یہ تعلیم ہے کہ دیگر مذاہب کے پیشواؤں کا احترام اور عزت کی جائے لیکن اس تعلیم کے بالمقابل مسلمانوں کا اور خصوصاً ان کے علماء کا طرز عمل بالکل غیر اسلامی ہے اپنے ہی مذہب میں رہنے والوں کو صرف چند اختلافی مسائل کی بناء پر کافر، مرتد اور خارج از اسلام ہونے کے فتوے دینا ان علماء کا آئے دن کا مشغلہ ہے۔ خاص طور پر موجودہ مسلمان اور ان کے علماء اکثریت کے گھمنڈ میں رہ کر احمدی اقلیت کا دل دکھانا اور ان کے قابل احترام بانی احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دے کر ان کے دل کو مجروح کرنا عین اسلامی تعلیم کے مطابق سمجھ رہے ہیں۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کذب بیانی ان کے لئے نہ صرف جائز ہے بلکہ فرض عین ہے۔

اس کے بعد صدر محترم نے یادگیر کے مناظرے کا پس منظر اور اس کی مکمل روئیداد سامعین کے سامنے رکھ کر مناظرے کے متعلق تمام حقیقت کی وضاحت فرمائی۔ ان حقیقتوں کی روشنی میں غیر احمدی علماء کی اشتعال انگیز تقریروں اور کذب بیانیوں کی اصل حقیقت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ان لوگوں کا قبل از موت واویلا ہے تاکہ ان کی گھٹیا، نااہلیت و جہالت پر پردہ پڑ جائے۔

مکرم صدر صاحب کی اس ابتدائی تقریر کے بعد مکرمی و مخدومی مولوی عبد الحفیظ صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن کیرالہ نے جو کہ مناظرہ یادگیر کے بعد حیدرآباد میں تشریف فرما ہیں تقریر فرمائی۔ باوجود ضعیف اور دیرینہ مریض ہونے کے باوجود آپ نے مسلسل پونے دو گھنٹے تک مختلف مسائل پر عموماً اور ختم نبوت و اجرائے نبوت پر خصوصاً ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔

آپ نے بتایا کہ اسلام ایک بامعنی مذہب ہے۔ یعنی اس کے نام سے ہی اسلام کی تعلیم اور اس کے مقصد کا علم ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت کا اسلام کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ حضرت نبی کریم صلعم کی یہ پیشگوئی کہ لا یبقی من الاسلام الا اسمہ و لا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی و علماءھم شر من تحت ادیم السماء موجودہ زمانہ کے مسلمانوں پر صد فیصد صادق آتی ہے۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ لا یجرمنکم شنآن قوم علی ان لا تعدلوا۔ یعنی کسی قوم کے ساتھ تمہاری دشمنی اس بات کے لئے آمادہ نہ کرے کہ تم عدل و انصاف کو خیرباد کہو۔ اسی طرح فرماتا ہے کہ و اذا قلتم فاعدلوا یعنی جب بھی تم بات کرو تو عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ لیکن جماعت احمدیہ کے مخالف علماء نے تو اس تعلیم کو کلیتہً چھوڑ دیا ہے اور جماعت احمدیہ کے خلاف ہر قسم کی ناانصافی اور کذب بیانی کو جائز سمجھا جاتا ہے۔

رسول کریم صلعم اور آپ کے صحابہ کرام کی پاکیزہ زندگی کو دیکھ کر کفار بھی یہ کہہ اٹھتے تھے کہ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین یعنی کاش کہ ہم بھی مسلمان ہو جاتے! یہ خواہش جو کہ کفار کے دلوں میں پیدا ہوئی تھی مسلمانوں کے صرف نماز و روزہ وغیرہ عبادات کو دیکھنے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس عظیم روحانی اور اخلاقی انقلاب کی وجہ سے تھی جو کہ انہوں نے اپنی زندگی میں پیدا کیا تھا۔

فاضل مقرر صاحب نے احمدیت کے متعلق کئے جانے والے اعتراضات اور الزامات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کی زندگی میں ان پر ایمان لانے والے بہت ہی تھوڑے اور تھوڑے نام ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ شعراء میں قریباً سات انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وما کان اکثرھم مؤمنین یعنی ان انبیاء کی قوموں میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لایا کرتے تھے۔ اسی طرح قرآن کریم سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح سچے مدعی نبوت پر ظلم و ستم ڈھایا جاتا تھا۔ اور ان کی مخالفت ہوتی تھی۔ اس کا عشر عشیر بھی جھوٹے مدعیوں کی نہیں ہوا کرتی تھی چنانچہ سورت اعراف اور شعراء میں مامورین اللہ کو جس قسم کے ظلم و ستم اور مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس کا مکمل نقشہ موجود ہے

اس طرح اگر آج دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی مخالفت کرتی ہے تو یہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے معیار کے مطابق ہی ہے ورنہ احمدیت کی صداقت مشتبہ رہ جاتی تھی۔ گویا کہ بالفاظ دیگر یہ علماء احمدیت کی مخالفت کر کے احمدیت کی صداقت دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

آج مسلمانوں میں وہ تمام خرابیاں پائی جاتی ہیں جو کہ انبیاء کی بعثت کے وقت لوگوں میں پیدا ہوتی تھیں۔ حتیٰ کہ مسلمانوں میں دہریت بھی بہت تیزی سے سرایت کر رہی ہے۔ گویا کہ یہ دہریہ مسلمان تمام انبیاء کو بشمول حضرت رسول کریم جھوٹے ثابت کر رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے موجودہ علماء دین کو ان کی فکر نہیں۔ اگر فکر دامنگیر ہے تو احمدیوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے۔

محترم مولوی صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ غیر احمدی علماء ختم نبوت کو ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ رب العالمین کے کوئی رب نہیں۔ اسی طرح رحمۃ للعالمین کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں بلکہ رب العالمین کے بعد کوئی رب العالمین نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح رحمۃ للعالمین کے بعد کوئی رحمۃ للعالمین نہیں ہو سکتا۔ جس طرح رب العالمین کے بعد رب ہو سکتے ہیں اسی طرح رحمۃ للعالمین کے بعد بھی خدا تعالیٰ کی رحمت مختلف صورتوں میں دنیا میں نازل ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم میں (باقی صفحہ پر)

غیرتِ الٰہی کا ایک عجیب نمونہ

از مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ بھدرک

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دیام نگری نے جنہوں نے سورو کے مباہلہ میں غیر احمدیوں کی وکالت کی تھی سالہا سال سے اپنا شیوہ بنا رکھا تھا کہ اپنی تقریروں میں جب کبھی احمدیت کا ذکر چھیڑتے تو محمدی بیگم والی پیشگوئی پر استہزاء کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں "دیوث نبی" کے گستاخانہ الفاظ استعمال کرتے اور اسی طرح اُن عیسائیوں کے نقشِ قدم پہ چلتے جنہوں نے امام الطیبین والطاہرین حضرت سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بعینہٖ وہی الفاظ استعمال کئے ہیں کذالک قال الذین من قبلہم مثل قولہم تشابہت قلوبہم (اسی طرح پہلے لوگوں نے بھی کہا اُن کے دل آپس میں مشابہ ہو گئے۔ سورہ بقرہ ع ۱۴ پارہ ۱)

چنانچہ Funk and Wagnalls Company New York کی طرف سے شائع شدہ "Standred Dictionary of Folklore" نامی کتاب کے جلد ۱ صفحہ ۱۴ کالم ۱ پر ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ افک کا ذکر کر کے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ لفظ (نعوذ باللہ) "Cuckold" (دیوث) استعمال کیا ہے۔ (اس کے خلاف پر زور احتجاج ہونا چاہیئے تاکہ یہ گندہ لفظ اس کتاب سے نکالا جائے اس کتاب کی کاپیاں ہائی سکولوں و کالجوں کی لائبریریوں میں پائی جاتی ہیں) اللہ تعالیٰ جو اپنے پاک بندوں کے لئے بڑا غیرت مند ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کیا ہے کہ

اِنّی مُہِینٌ مَن اَرَادَ اِہَانَتَکَ

یعنی میں اُس شخص کو ذلیل کروں گا جو آپ کی ذلت کا ارادہ کرے گا۔ وہ کب مولوی حبیب الرحمٰن کو چھوڑ سکتا تھا۔ اس نے پکڑا اور سخت پکڑا۔ اور اِنّ عذابی لشدید کا نظارہ دکھا دیا۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن کی دیوثیت پر کتابیں لکھ کر شائع کی گئیں اور اُن کے دیوثانہ فعل کو پبلک میں آشکار کیا گیا۔ یہ کتابیں شائع کرنے والے ان کے ہم عقیدہ اہل سنت والجماعت حنفی ہیں۔ جن میں بہار کے کئی علماء شامل ہیں۔ ہمارے اس علاقہ کے لوگوں کو ان کتابوں کی کوئی خبر نہ تھی۔ نہ اُن میں درج شدہ واقعات سے یہاں کی پبلک آگاہ تھی۔ لیکن مباہلہ سورو کے بعد جب مولوی حبیب الرحمٰن و مولانا پیر سید احسن الہدیٰ صاحب کے درمیان تنازعہ ہوا۔ تو مولانا سید احسن الہدیٰ صاحب کے مریدان و معتقدین نے ان کتابوں کی متعدد کاپیاں لا کر بہار سے اس علاقہ میں تقسیم کیں۔ یہ کتابیں لوگئی ہیں۔ ہم تک صرف اس قسم کی دو کتابیں پہنچی ہیں جن میں سے ایک کا نام "خود ساختہ جدید سیرتی سُنّی اور ان کے گندے غیرت فروشی کے کارنامے کا اظہار" اور دوسرے کا نام "اعلانِ جُدائی" ہے۔ ان دلچسپ کتابوں میں سے چند ایک اقتباسات نقل کئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین کو اصل واقعات کا علم ہو جائے۔

(الف)

"شہر ہوڑہ کلکتہ کی کہانی۔ وہیں کے باشندوں کی زبانی"

ایک بڑا نامور کنہائی لال گھوش ہندو بنگالی مشہور شخص ہے۔ جس کی ایک رشتہ دار عورت ہے۔ جو اپنے کو مسلمہ کہتی ہے مشہور نام اس کا مہرالنساء ہے اور گھوش مذکور سے اس کے دو بچے ہیں۔ ان دونوں کے دو نام ہیں۔ یعنی ایک ہندوانی اور ایک مسلمانی۔ اور اب تک تعلقات اسکے بدستور قائم ہیں۔

"دس سال سے کم و بیش کا زمانہ گزرتا ہے کہ سُنّی مولانا مولوی کہلانے والوں کا مہرالنساء کے گھر آنا جانا۔ کھانا۔ پینا۔ نذرانہ وصول کرنے بعضوں نے دیکھا خصوصیت سے جب سُنّی مسلمانوں کو خبر ہوئی تو سُنّی مسلمانوں نے اپنی ہتک عزت و باعث ننگ و عار گردانتے ہوئے کوشاں ہوئے کہ سُنّی کہلانے والے مُلّا مولوی پھر اس کے یہاں نہ آنے پائیں۔ لیکن کوشش بکار آمد نہ ہو سکی تو کئی ایک اخبار کلکتہ والے نے کچھ اشارہ کنایہ سے لکھنا شروع کیا تاکہ مُلّا لوگوں کو حیا دامنگیر ہو۔ اور آنا جانا رہنا سہنا بند کر دیں اور سُنّی مسلمانوں کی ناموس زدشی نہ ہونے پائے مگر برعکس مقولہ مشہورہ کا مصداق ہوا کہ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" بعدہٗ خاص خاص سُنّی مسلمانوں کے دل میں جوش پیدا ہوا۔ خط و کتابت کا سلسلہ شروع کیا۔ حتیٰ کہ نتیجہ اور برا نکلا کہ تحریری اشاعت رسالہ پاسبان الہ آباد میں جاری ہو گیا کہ مولوی حبیب الرحمٰن میاں کو مہرالنساء نے اباجی اور ایڈیٹر پاسبان کو بھتیجا جی پاسبان میں شائع کرایا۔ اور مظفر حسین کچھوچھوی وغیرہ کا بھی یہی حساب رہا کہ جوش بے غیرتی میں روکنے والوں اور منع کرنے والوں کے مُلّائے مذکور دشمن بن گئے بلکہ ایڈیٹر پاسبان نے تو اپنے رسالہ ادارہ پاسبان والوں کو وہ پٹی پڑھائی کہ اس کی طرفداری و حمایت میں محافظ ناموس مسلمانوں کے سب کھلے دشمن بن گئے۔ جس کا آخری نتیجہ یہ نکلا کہ اعلان جدائی کی ٹھہری اور ایک دوسرے کی برائی پر آمادہ ہو گیا۔ یہ ہے مذکورہ غیرت فروش مُلّانوں کی اپنے گناہ پر ضد اور ہٹ دھرمی اور حرام خوری کا آخری نتیجہ بے غیرتی"

(منقول از خود ساختہ جدید سیرتی سُنّی اور ان کے گندے غیرت فروشی کے کارنامے کا اظہار (از طرف مسلمانان عام و مخلصین اہل سنت جبار الظہور والاحبار الغیور واجرار و نشر و اشاعت باتفاق آراء حضرات اراکین انجمن احیاء ناموس اہل سنت مرتبہ دار ضلع گیا صوبہ بہار۔ سیکرٹری انجمن محمد صدر الحق قادری عفی عنہ بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۶۱ء مطابق ۱۴ رمضان المبارک روز ایمان افروز دلچسپ کتابیہ سوز دوشنبہ مبارکہ شمسی پریس گیا۔

(دیکھو صفحہ ۳ و ۴ برائے سرورق اقتباسات مندرجہ بالا)

"پاسبان ماہ جنوری کا یہ نمبر تھی عورت اور پردہ کے تحت مہرالنساء کو علامہ و بادیہ ظاہر کیا گیا اس طرف سے اللہ و رسول کا حکم پردہ کے بارے میں شائع کیا گیا۔ واری بی علامہ خود تو اپنی عصمت کافر سے بچر عا کرے اور مسلمہ عورتوں کو پردے کی تعلیم دے۔ یہ ہے مدیر پاسبان بھتیجا جی کی شفقت اقرباء کہ اس ہے کہ علامہ کافر کی داشتہ و پرداختہ ہے۔ ایسی فحش کاری اعلانیہ ہے مسلم علامہ و بادیہ نہ مشہور ہوئی تو پھر کب ہوگی۔ مدیر پاسبان نے مہرالنساء کی نمک خواری کا حق ادا کر دیا۔ اور اس کے طرف دار مولویوں نے بھی حمایت و طرفداری کی ادائیگی میں اپنی بے غیرتی کا کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا ہے۔ یہ ہے ہوس چودھویں صدی کی آخری دور میں پڑھے ہوں بھڑوؤں کی تبلیغی دور کا ڈرامہ ہاں ہاں کیوں نہیں مہرالنساء کے اباجی جب مولوی حبیب الرحمٰن کھجلی جیسے باپ ہوئے۔ (بہار و بنگال میں اڑیسے باشندوں کو کٹکی کہتے ہیں۔ اس لئے مولوی حبیب الرحمٰن دیام نگری کو کٹکی لکھا ہے۔ ناقل) اور مدیر پاسبان (مظفر حسین کچھوچھوی) جیسے بھتیجا جی وغیرہ حامی ہیں تو ایسے حال میں مہرالنساء بی کا علامہ و بادیہ و معلمہ ہونا کوئی عجب نہیں کہ آخر تو کافر کنہائی لال گھوش ہی سیٹھ بہادر کی داشتہ و پرداختہ ہے۔

فروری سنہ ۱۹۶۱ء کے پاسبان میں اپنا گذشتہ برسوں کا رونا بھی شائع کیا اور لوگوں کو بھڑکانے اور اُبھارنے کی نوبت کوشش کی گئی لیکن کمینوں بھڑوؤں نے یہ کیوں نہیں لکھ کر شائع کیا کہ کافر گھوش بنگالی مہرالنساء کا واقعہ انجمن بہار و بنگال والوں نے جو چھاپ کر شائع کیا وہ جھوٹ اور تہمت ہے۔"

(صفحہ ۶ و ۷ کتاب خود ساختہ جدید سیرتی سُنّی اور ان کے گندے غیرت فروشی کے کارنامے کا اظہار)

"اعلان خاص۔ ہماری انجمن کی طرف سے یہ اعلان بانگ دہل ہے کہ کنہائی لال گھوش کافر ہندو بنگالی اور داشتہ کافر کو مہرالنساء اور مظفر حسین کچھوچھوی اور ایڈیٹر پاسبان [illegible]

حبیب الرحمٰن کشتی اور ہی خواہ ابوالوفا ندری فصیحی غازیپوری اور راشد القادری جمشید پوری وکل اُن کے ساتھی عزت فروش وکل رفقا سے ادارۂ پاسبان اور اُن کے سب حمایتی نعش وہ جو دیوث صفت ثابت ہو چکے ہیں ان کے کارنامے فبدکاری کی شرکت اعلانیہ کو جو غلط الزام یا بہتان ثابت کرے تو ہماری انجمن سے پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جس کا جی چاہے آزما دیکھے اور جو بغیر آزمائے جھوٹا الزام تراشی کہے وہ بھڑوا دیوث حرام کار وحرام خور نابکار گدھے کی طرح چیخنے والا ہوگا۔ جو ہم عوام وخواص اہل انجمن احبار ناموس اہل سنت کے نزدیک مسلک اسلامی سنیت سے خارج وغدار سمجھا جائے گا۔ اس اعلان کا مقصد گندہ اور ستھرا کو ظاہر کر کے الگ کر دینا ہے اور اللہ ہی سچوں کا طرفدار و مددگار ہے واللہ یحب المستطھرین۔"

(صفحہ ۸ کتاب مذکور)

(ب)

"آخری پودھویں صدی ہجری میں نیک علمائے باعمل کی انتہائی قلت اور علماء سوجیسی بردوں کی کثرت کا آزمودہ حال۔

ہم غربائے عامی وعوام مسلمان اہل سنت باشندگان علاقہ برہو ضلع ہزاری باغ کے نشتی خاص شرکائے انجمن ناقدین امتیازی حسینی اہل سنت کو مولوی حبیب الرحمٰن کٹکی اور مظفر حسین کچھوچھوی اور مدیر پاسبان الٰہ آبادی میاں مشتاق نظامی اور اس کا بھائی انوار نظامی اور راشد القادری جمشید پوری وابوالوفا غازی پوری وطرفدار سراج الہدیٰ گیاوی وغیرہم رفقاء وشرکاء ادارہ پاسبان وکل حمایتین وطرفداران سا سال تحقیق سے معلوم ہوا کہ مذکورہ ملّاؤں اور ان کے ساتھیوں نے کنہیا لال گھوش سندر بنگالی تاجر کلکتہ کی داشتہ مہر النساء نامی فاحشہ عورت کی ناجائز خوشحالی کو دیکھتے ہوئے لالچ دنیاوی میں آکر ملّاں مذکورین مع ان کے ساتھیوں نے عورت فاحشہ مذکورہ سے رشتہ داری قائم کی اور اس کے گھر بمقام شب پور ہوڑا اُن کے بعض خاصوں نے آمد ورفت و کھانا اور گھر پر باضابطہ سکونت بھی اختیار کر لی ہے۔ یعنی جب کلکتہ کا سفر ملّا نے مذکور کرتے ہیں تو اس کے یہاں خصوصیت سے ٹھہرتے ہیں۔ اور کسی نے اُسے اپنی بیٹی بنایا اور کسی نے اپنی بہن بنایا اور گھوش مذکور کو داماد اور بہنوئی مانا حتی کہ تحریری اشاعت رسالہ ماہوار پاسبان الٰہ آباد میں بار بار ہو چکی بلکہ اسی کی زنا کی کمائی کے پیسے سے دوبارہ ملتوی شدہ پاسبان کا اجراء بھی ہوا ہے۔ جو پاسبان ہی کی عبارت شائع شدہ سے ثابت ہے۔ چونکہ مذکورہ مُلّا لوگ سُنّی علماء میں مشہور تھے اس لئے ہم غربائے اہل سنت کو ان کی دیوثانہ حرکت مذکورہ پر افسوس ہوا اور ہم لوگوں نے اپنے سُنّی مسلمانوں کی ہتک عزت تصور کرتے ہوئے چاہا کہ مُلّاں مذکورین کو اس دیوثانہ فعل سے باز رکھنے کی تدبیر کی جائے۔ چنانچہ بذریعہ ڈاک مختصراً ان مُلّاؤں کی لالچ کا حال لکھ کر علمائے کرام اہل سنت سے فتویٰ دریافت کیا گیا تو ہر ایک عالم نے سوال کے مطابق جواب عطا فرمایا لیکن بغیر درستی کی اشاعت بھی ممکن ہے"

(منقول از آل انڈیا مختلف جدید جتھا وپارٹی قائم کرنے والے عزت فروش یزیدی پلید سُنّی گر اور حیادار صالحین متقین حسینی خالص مخلص سینوں سے اعلان جدائی باتفاق آراء حضرات اراکین انجمن ناقدین اہل سنت والجماعت علاقہ برہو ضلع ہزاری باغ (بہار) ناشرین جناب مولوی شاہ غلام محی الدین صاحب تبیغی وجناب محمد عبدالرفیق صاحب چشتی بہاری وجناب مولوی شاہ ریاض الدین احمد صاحب قادری باہتمام جناب شاہ محمد مرتضیٰ خان قادری عفی اللہ عنہ ومحمد شوکت علی حسینی قادری بتاریخ ۲۴ شوال المکرم ۱۳۸۰ ہجری مطابق ۳۰ مارچ ۶۱ء دوشنبہ مبارکہ صفحہ ۵)

"مشتی حضرات! ناظرین حسینی سینوں کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش! تقسیم جدید زمانہ موجودہ کے ناموس فروش وبے غیرت یزیدی پلیدی مُلّا سُنّی کہلانے والوں دیوث صفت بھانڈوں کے مضامین جو ماہوار رسالہ پاسبان میں ان دنوں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان ناپاک وپلید مضمونوں کا جواب ہرگز ہرگز ہم حسینی سُنیوں کو نہ دینا چاہئے۔ کہ حسینی سنیوں کی شرافت عظمیٰ کے قطعاً خلاف سمجھا جاتا ہے۔ ایسا ہی مولویان دیوثان کی ناپاک تحریروں کا جواب دینا بھی انسان مخادم کٹے کُتے کی بھونک کا جواب گردانا جاتا ہے اور مقاطعہ کے بعد مثال تحریر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے جواب دیوث ہا باید خاموشی"

(رسالہ اعلان جدائی مذکور صفحہ ۸)

اگرچہ کتابیں ۱۹۶۱ء سے شائع شدہ ہیں لیکن جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ ہمارے اس علاقہ کے لوگوں کو ان واقعات کی مطلق خبر نہ تھی۔ بعد مباہلہ سورہ جب مولوی حبیب الرحمٰن اور مولانا سید احسن الہدیٰ صاحب کا آپس میں ٹکراؤ ہوا تو معتقدین ومریدان مولانا احسن الہدیٰ صاحب نے ان کتابوں اور ان جیسی بعض دیگر کتابوں کی متعدد کاپیاں اس علاقہ میں تقسیم کر کے بیباک پران واقعات کو آشکار کیا جس سے مولوی حبیب الرحمٰن کو جو ذلت ہوئی وہ ظاہر ہے۔ ان لوگوں نے اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ اپنے طور پر کئی اشتہارات وٹریکٹ نکال کر اس راز کو طشت از بام کیا اور اس کی خوب اشاعت کی۔ نیز ان لوگوں نے اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ مولوی حبیب الرحمٰن نے اس فاحشہ عورت مسماۃ مہر النساء مذکورہ کو اپنی پروردہ لڑکی کی شادی کی تقریب پر دعوت دے کر اپنے گھر واقع دہام نگر میں بُلایا تھا جیسا کہ لکھتے ہیں:-

"مسماۃ مہر النساء کے ڈگمگاتے قدم محل سرا میں کس اسلوبی سے پڑے ہیں۔"

(اشتہار بعنوان آئینہ خباثت معتقدین یزید! مورخہ ۲۳ر اگست ۱۹۶۳ء بجانب عبدالرحمٰن خاں)

اسی پر بس نہ کی بلکہ اُن لوگوں نے مولوی حبیب الرحمٰن کو مدنظر رکھ کر ان کی کارروائیوں کو ایک اُڑیہ نظم کی صورت میں طبع کر کے اس کی سینکڑوں کاپیاں ہاٹ اور بازاروں میں تقسیم کیں۔ اس میں سے صرف دو شعروں کا ترجمہ لکھتے ہیں:-

"فاحشہ کو بیٹھی کہہ کر لڑکی کی شادی میں اپنے گھر بلا کے اور اپنے گھر والوں سے اس کی خدمت کرا کر اپنے خاندان کی عزت پر دھبہ لگائے اگر علماء کا یہی طریقہ ہو تو ایسے ولی پر لعنت پڑنی چاہئے۔ آیت مباہلہ میں یہی ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین کہا جائے۔ ناقل"

(مطبوعہ اُڑیہ نظم بنام مہر وپی صفحہ ۱۲)

مولوی حبیب الرحمٰن کے ساتھیوں نے پردہ پوشی کے لئے کہنا شروع کیا کہ مہر النساء توبہ کر کے مومنہ مطہرہ بن گئی ہے اور کنہیا لال گھوش بنگالی تاجر بھی مسلمان بن گئے ہیں مگر مخالفین کب چھوڑنے والے تھے اُنہوں نے لکھا:-

"اعلان مقاطعہ وغیرہ میں کس قدر بے شرمی کے بیانات ہیں۔ ناشرین نے چیلنج کیا ہے اب تو دو سال ہونے ہیں کوئی جواب نہ دیا۔ خیر اب بھی وقت ہے۔ محمد علی پارک میں گھوش بابو کو لے کر اعلان کروا دیجئے کہ وہ مسلمان ہیں۔ تب پتہ چلے گا کہ آپ سچے ہیں۔ بہار کے علماء کتابیں چھاپتے چھاپتے اُکتا گئے۔ پھر بھی آپ کو شرم نہ آئی بھدرک کے مسلمانوں کو کیا نسبت ہے۔ آپ ایک بھی کتاب لکھ کر بالمقابل شائع کیجئے اور مناسب مقامات میں تقسیم کیجئے۔ پردہ پوشی سے کام نہ بنے گا۔ زنا کا پیسہ تو دل سیاہ کر چکا ہے۔"

(اشتہار مورخہ ۹ر اگست ۱۹۶۳ء بعنوان مولانا حبیب الرحمٰن کو عقل کام نہیں کرتی۔ منجانب عبدالرحمٰن خاں بھدرک)

"شہری۔ آخر وہ کنہیا لال اپنے آپ کو مسلمان اعلان کیوں نہیں کرتا۔ شہر کلکتہ میں اخباروں کی کمی نہیں۔ اس سے تو کم از کم مہر النساء کی موجودہ بود وباش کا علم ہو جاتا۔

دیہاتی۔ بات صاف ہے تم خود ہی سوچو مہر النساء کے اباجی اور بھتیا جی اور مسلمانوں کے دیگر ناموس فروشوں کو حیا کب ہے۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

(مکالمہ بعنوان "اباجی کا چلبلا نا" مورخہ ۵ر جولائی ۱۹۶۳ء منجانب شیخ عثمان بھدرکی)

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز میں یوم پیشوایان مذاہب کا شاندار جلسہ

مکرم پروفیسر سید اختر احمد صاحب ایم۔اے۔ڈی لٹ ہیڈ آف دی اردو ڈیپارٹمنٹ

پٹنہ یونیورسٹی کی مذہب و سائنس پر مبسوط و مدلل تقریر

مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۳ء بروز سوموار پانچ بجے شام زیر صدارت جناب کے رام مورتی پرسونل ویلفیئر آفیسر یو۔سی۔آئی۔ایل لیمیٹڈ موسیٰ بنی مائینز جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن حکیم اور نظم خوانی کے بعد مکرم جناب محمد سلیمان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ بہار نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا یہ جلسہ ہر سال جہاں بھی ہماری جماعتیں پائی جاتی ہیں، انعقاد کے ذریعہ ایک پلیٹ فارم پر خدا کے ان تمام برگزیدوں کی جو دنیا کے ہر ملک و ہر قوم میں گذرے ہیں اُن کی تعلیم اور ہمارے ناموں کو اجاگر کر کے امن و اتحاد کی بنیاد کو مضبوط کیا جاتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ سب حضرات خدا کے اُن برگزیدوں کی تعلیم کو اپناتے ہوئے اس پُر آشوب زمانہ میں محبت و پریم سے زندگی گذارنے کی تعلیمات کو غور سے سنیں گے۔ محترم امیر صاحب پراونشل کی تقریر کے بعد مکرم پروفیسر سید اختر احمد صاحب ایم اے نے انگریزی میں امن عالم کے موضوع پر ایک پُر مغز تقریر فرمائی جس میں آپ نے رب العالمین کی تفسیر کرتے ہوئے مختلف زمانوں میں مذاہب عالم کے ریفارمروں کی تعلیمات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ تمام بنی نوع انسان برابر کی پوزیشن رکھتے ہیں اور سب کی روحانی تربیت کے لئے خدا کی طرف سے معلمین آتے رہے۔ آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر نصف گھنٹہ تقریر کی جس میں سب سے پہلے انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت از روئے وید اور گیتا پیش کیا۔ ان پیشگوئیوں میں بتایا گیا ہے کہ آنے والا موعود نہہ کلنک اوتار ہندوستان میں پیدا ہوگا۔ چنانچہ عین اُس وقت جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صوبہ پنجاب قادیان میں مبعوث ہو کر ورتمان یگ کے اوتار ہونے کا دعویٰ کیا۔ ہندوستان مذاہب عالم کا مرکز بنا ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی تھی کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس زمانہ میں جبکہ سائنسی ایجادات کی خبر۔۔ انگریز دوڑیں ایک ملک دوسرے ملک سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہوئے انسان کی تباہی کے لئے خطرناک سامان تیار کر رہے ہیں چند دن دنیا میں امن و اتحاد قائم کرنے کا مرکز ہوگا ورتمان یگ کے اوتار حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہندوستان سے آواز دی کہ سے

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

اس زمانے کے ریفارمر کا پیغام دنیا کے دیگر مصلحین کے پیغام کے عین مطابق تھا۔ خصوصاً ہندوستان میں مبعوث ہونے والے مہاپرش حضرت شری کرشن جی و رامچندر جی کے پیغام کے الفاظ سے بہت مشابہت پائی جاتی ہے جیسا کہ حضرت شری کرشن جی مہاراج نے فرمایا "تمام ذرائع جو تم اختیار کر رہے ہو چھوڑ دو وہ تمہیں گناہوں سے پاک نہیں کر سکتا اور نہ تمہیں مصیبت سے بچا سکتا ہے سوائے میرے حکم کی تعمیل اور تعلیم پر عمل کرنے کے۔"

اسی طرح حضرت رامچندر جی نے فرمایا کہ تم ہرگز راکھشسوں کے ظلم سے محفوظ نہیں رہ سکتے جب تک تم میرے حکم کی فرمانبرداری نہ کرو۔ ورتمان یگ کے اوتار حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اس پیغام کے ساتھ جبکہ دنیا والے مادی ترقی کو ہی اپنی تمام کامیابیوں کا نقطہ سمجھ رہے تھے آپ نے فرمایا:-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں ہے اور اے ایشیا تو محفوظ نہیں ہے اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے ہوئے اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔"

اس پیشگوئی کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ کس طرح ایک یورپ کے امن والے شہر لندن میں بم گرا تو جزائر کے بسنے والے ملک جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی میں ایٹم بم سے وہ تباہی مچائی کہ آج بھی اس کے ذکر سے انسان کانپ جاتا ہے۔ اس پُر آشوب زمانہ میں ہندوستان کو اس بات کا امتیاز حاصل ہے کہ اس سرزمین سے روحانیت کی طرف دعوت دینے کی آواز بلند ہوئی جو نوع انسان کی حقیقی فلاح و بہبود کا اصل ذریعہ ہے۔

اس کے بعد مکرم پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی نے ہندی میں مذاہب عالم اور سائنس پر پون گھنٹہ تک سیر کن بحث کرتے ہوئے دلچسپ پیرائے میں تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے آپ نے بتایا کہ اس وقت ہمارے سامنے آزادی کے یہ معنے نہیں کہ جیسا چاہیں کریں اور جدھر چاہیں جائیں بلکہ ہم ایک پگڈنڈی پر سے گذرتے ہوئے سوچ سمجھ کر قدم رکھیں۔ آج کل کوئی شخص آزادی کے ساتھ غلام شہروں کی سڑک پر سے گیت گاتے ہوئے گذرنے کا خیال کرے تو یہ اُس کی بے وقوفی ہوگی۔ اسی طرح ہمیں مذہب کے بارے میں سوچنا ہے کہ مذہب کے ذریعہ ہماری ترقی ہوتی ہے یا تنزل۔ مذہب کے سہارے اگر لاکھوں کروڑوں روپے کی بلیک مارکیٹنگ کر کے دو پیسے کا گرجا خیرات کر دیں اور آپس میں قتل و غارت کریں تو ہم سب کو اُسے خیرباد کہہ دینا چاہیئے کسی مذہب نے ایسی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ ہر مذہب نے خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ ہماری روز مرہ کی زندگی کو سدھارنے اور ترقی دینے کے ذرائع بتائے ہیں۔ بیشک بعض دفعہ مذہبی لڑائیاں بھی ہوئی ہیں۔ ان لڑائیوں کا سبب یہی تھا کہ ظالم کے ظلم کو روکا جائے جو ہمارے ترقیاتی پروگرام میں روک ڈالتا رہا ہے۔ چنانچہ اسی ہندوستان میں حضرت شری کرشن جی اور رامچندر جی جو خدا کے برگزیدوں میں سے ہیں کنس ظالم اور راون ظالم سے لڑائی کر کے اُن کے ظلم کو ختم کیا اور ترقیاتی پہلو کو بلند کیا۔ پس مذہب اور سائنس کوئی الگ چیز نہیں بلکہ مذہب خدا کا قول اور سائنس اُس کا فعل ہے۔ مذہب اسلام ملک عرب سے ظاہر ہوا۔ لیکن اس وقت عرب اور اس کے قریبی اسلامی ممالک میں اسلام نہیں۔ بغداد شہر میں مسلمانوں کی پہچان صرف داڑھی ہے۔ چنانچہ ہمارے سکھ تاجر بھائی بغداد جاتے ہیں تو انہیں وہاں کے عوام مسلمان خیال کرتے ہیں۔ یہی حال دوسرے مذاہب کے لوگوں کا ہے۔ پس ہمیں مذہب کی تعلیم پر غور کرنا چاہیئے۔ قرآن کریم وہ کامل کتاب ہے جس میں تمام مذہبی بزرگوں کی تعلیم کو اکٹھا کیا گیا ہے اُس کی ایک تعلیم یہ ہے کہ

تمام مذہبی بزرگوں کا احترام کرو تاکہ دنیا میں امن پیدا ہو۔

ہندوستان میں حضرت شری کرشن و رام چندر جی حضرت گوتم بدھ حضرت گورو نانک پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی ان بزرگوں پر بے شمار رحمتیں ہوں جنہوں نے ہندوستان کے باشندوں کو امن و اتحاد کی ہدایت دے کر ترقی کے میدان میں آگے بڑھانے کی انتہائی کوشش کی ہے۔ اگر آج ہم ان بزرگوں کا احترام کرتے ہوئے اُن کے راستہ پر بجائے کانٹے بچھانے کے اتفاق و محبت کے پھول بچھائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ باہمی اختلافات جلد ختم نہ ہو جائیں۔

آپ کی تقریر کے بعد صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ میں ذاتی طور پر جماعت احمدیہ کی تعلیم اور اُن کی عملی حالت کا مطالعہ کر چکا ہوں میں نے ہمیشہ جماعت احمدیہ کے افراد کو امن و صلح کے طریق پر چلتے ہوئے پایا۔ سلام ہو حضرت مرزا غلام احمد صاحب پر جنہوں نے ہندوستان میں اس کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز کی طرف سے مکرم عطاء الرحمٰن خاں صاحب نے صدر جلسہ اور معززین و سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ الحمدللہ

اس طرح رات کے ساڑھے ۸ بجے ہمارا یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس موقعہ پر ہندی، انگریزی، اردو لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ہم حضرت ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان کے شکرگذار ہیں۔ جنہوں نے بعض مبلغین کو ہماری درخواست پر جلسہ میں شرکت کی ہدایت فرمائی اور تبلیغی لٹریچر ارسال فرمایا۔ اسی طرح ہم افسران کمپنی آئی۔سی۔سی کے بھی شکرگذار ہیں کہ انہوں نے قبل از جلسہ شامیانے اور الیکٹرک لائٹ وغیرہ کا انتظام اپنا آدمی بھیج کر کر دیا۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی نے جلسہ گاہ کو وسیع کر کے خیمہ نصب کیا۔ جلسہ گاہ کو بڑی شان کے ساتھ سجایا۔ اس کی رونق کو بڑھانے میں بڑی تندہی اور محنت سے کام لیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی اعلیٰ انتظام تھا جس کی وجہ سے موسیٰ بنی کے عوام جو جلسہ گاہ میں حاضر نہ ہو سکے تھے مقررین کی تقریریں ٹاؤن کے سامنے والی پہاڑی سے ٹکرا کر اُن تک پہنچ رہی تھیں۔ خاکسار کے ساتھ مکرم شیخ ابراہیم صاحب نائب صدر جماعت و عزیزم مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں انتھک کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز کی طرف سے میں

اُن حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری دعوت پر جلسہ میں شرکت کا وعدہ فرمایا تھا لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔ اس جلسہ کے موقعہ پر ایک اور پریشانی درپیش ہوئی وہ یہ کہ عین وقت پر جبکہ جلسہ کی کارروائی شروع ہونے میں صرف چار گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ صدر جلسہ Mr. P. E. Newjent انگریز منیجر آئی۔ سی۔ سی۔ موسیٰ بنی مائینز نے جلسہ کی صدارت کے لئے انکار کر دیا اور کہا کہ آپکی دی ہوئی کتابیں مطالعہ کر چکا ہوں اُسے بہت احسن پایا۔ مجھے افسوس ہے کہ عین وقت پر چرچ کی طرف سے ہدایت ہوئی کہ جلسہ میں شریک نہ ہو۔ اس لئے مجبور ہوں۔ بہرحال خدا کے کام کبھی نہیں رُکتے۔ چنانچہ کے رام مرتی لیبر ویلفیئر آفیسر نے جلسہ کی صدارت کے بارہ میں ہماری دعوت کو منظور کرلیا۔ ہم صدر جلسہ کے رام مرتی صاحب اور مکرم جناب محمد سلیمان صاحب و مکرم محترم پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ فجزاھم اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ

اللّٰہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت دے۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

خاکسار سید غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز بہار

ایک عظیم الشان جلسہ

(بقیہ صفحہ ۶)

سورۃ یونس میں کئی جگہ رب کے معنے بادشاہ کے کئے ہیں۔ لہٰذا یہ الٰہی منطق اپنے اندر کوئی معنے نہیں رکھتی۔

محترم مولوی صاحب نے علاوہ ازیں اجرائے نبوت اور امکان نبوت کو مختلف قرآنی آیات سے ثابت کرتے ہوئے اپنی عالمانہ تقریر ختم کی۔ اس کے بعد صدر صاحب نے سامعین کی طرف سے کئے گئے سوالات اور اعتراضات کا مدلل رنگ میں جواب دیا۔ آپ کی یہ تقریر بہت پُر لطف اور جلالی تھی آپ نے سب سے پہلے اس الزام کا بڑی تحدی سے جواب دیا کہ قادیانی حج کے لئے مکہ میں نہیں جاتے بلکہ قادیان کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ آپ نے بڑے ہی جلالی رنگ میں اس الزام کا جواب دیتے ہوئے اپنے وجود کو اس الزام کے جواب کے طور پر پیش کیا اور تمام معترضوں کو اس ایک موضوع پر مباہلہ کرنے کا چیلنج دیا۔

اس کے بعد محمدی بیگم والی پیشگوئی کو تفصیل سے جواب دیا۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی ہر پہلو سے پوری ہوئی ہے۔ نیز صدر محترم نے وفات مسیح علیہ السلام، معجزات عیسیٰ وغیرہ موضوعات پر سیر کن بحث کی۔ اور آخر میں آپ بہت ہی جلالی رنگ میں اس چیلنج کو قبول کرنے کا اعلان کیا۔ جو کہ غیر احمدی علماء کی طرف سے جماعت احمدیہ کو دیا گیا تھا۔

آپ کی یہ تقریر مسلسل ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ ہر دو تقاریر سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سنیں۔ احمدیہ جوبلی ہال پورا غیر احمدی حضرات سے مخصوصاً ان کے علماء و مشائخین سے پُر تھا۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے احمدی احباب کو ہال کے چاروں طرف کھڑے ہو کر تقریر سننی پڑی۔

اس طرح ٹھیک ساڑھے تین گھنٹہ کے بعد ۱۱ بجے یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر یہ بھی اعلان کیا گیا کہ مورخہ ۷ر دسمبر کو اسی طرح کا ایک جلسہ عام منعقد کیا جائے گا جس میں مزید اعتراضات و الزامات کا جواب دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

غیرت الٰہی کا ایک عجیب نمونہ

(بقیہ صفحہ ۸)

مگر مولوی حبیب الرحمٰن یا انکے ساتھیوں نے کنہیا لال گھوش کے مسلمان ہونے کے بارے میں اس قسم کا کوئی ثبوت بہم نہیں پہنچایا۔

الغرض مولوی حبیب الرحمٰن نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کی آپ کی شان اقدس میں "دیوث" کا گندہ لفظ استعمال کرنا اپنا شیوہ بنا رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا کہ انکے ہم عقیدہ علماء و عوام نے ان کی دیوثیت پر "دیوث نامے" لکھ لکھ کر کتابوں اور اشتہاروں کی صورت میں بہار۔ بنگال و اڑیسہ میں پھیلا دیا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشہور الہام اِنِّی مُهِينٌ مَن اَرَادَ اِهَانَتَكَ جو ہمیشہ مخالفین کو اپنی چمک دکھاتا رہا ہے اس موقع پر بھی بڑی آب و تاب سے چمکا نہ صرف اتنی تاریخ بلکہ سونگڑہ کے مباہلہ کے بعد مندرجہ بالا واقعہ بذریعہ کتب و اشتہارات ہمارے اس علاقہ میں خوب اشاعت پاکر مولوی حبیب الرحمٰن کی ذلت میں خوب اضافہ کیا۔ اور اس طرح یہ امر بھی مباہلہ سونگڑہ کے لئے احمدیت کی صداقت پر ایک چمکتا ہوا نشان بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں کیا خوب فرمایا ہے سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ (ترجمہ) ہم عنقریب تمام اطراف عالم میں اپنے نشان دکھلائیں گے اور خود اُن کی جانوں میں بھی یہاں تک کہ یہ امر انکے لئے ظاہر ہو جائے گا کہ یہ حق ہے (پارہ ۲۵ سورہ فصلت)

مولوی حبیب الرحمٰن نے سونگڑہ میں احمدیت کی ترقی کو روکنے کیلئے مباہلہ کرایا تھا مگر نتیجہ

۳۔ صرف تین شخص احمدی تھے مگر مباہلہ کے بعد وہاں احمدیت سُرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ علاوہ اُن تین افراد کے جو بفضلہ تعالیٰ احمدیت پر مضبوطی سے قائم ہیں آج تک چودہ نئے افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس طرح احمدیوں کی تعداد تین سے ترقی پا کر سترہ بن گئی ہے۔

اللّٰھم زد فزد

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر تاریں

(مرسلہ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر سن کر ہر احمدی اس بات کے لئے بیقرار ہوتا ہے کہ وہ خود اس بابرکت موقعہ پر حاضر ہو لیکن حالات کی مجبوری کے باعث بہت سے احباب اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بایں ہمہ بعض دوست اجتماعی دعاؤں کے ایسے بابرکت موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے بذریعہ تار جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہوئے حاضرین جلسہ سے اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سال جو تاریں اس غرض سے موصول ہوئیں ان کا جلسہ کے دوران اعلان بھی کیا گیا اور دعا کی مزید تحریک کے لئے ذیل میں ان کے اسماء بھی درج کئے جاتے ہیں۔ اور تار کا خلاصہ مضمون بھی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کی نیک خواہشات کو پورا کرے اور اُن کو دین و دنیا کی فلاح سے ہمکنار فرمائے۔ آمین:-

۱۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ تمام حاضرین جلسہ کو السلام علیکم اور درخواست دعا۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ و حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ربوہ۔ تمام پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست

۳۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ۔ تمام حاضرین کو السلام علیکم حضرت اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی جائے۔ نیز میری والدہ صاحبہ بھائی ہمشیرگان اور خود اپنے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ۔ جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احباب کو السلام علیکم اور درخواست دعا۔

۵۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ و میاں عبد الرحیم احمد صاحب ربوہ } جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احباب کو السلام علیکم اور درخواست دعا۔

۶۔ وکالت تبشیر ربوہ۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد زیورچ سوئٹزرلینڈ کے معدہ کا اپریشن ۱۲/۱۲ کو تھا صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست۔

۷۔ مکرم چوہدری سید احمد صاحب عالمگیر ربوہ۔ جلسہ کی مبارک اور درخواست دعا۔

۸۔ رئیس التبلیغ جاکرتہ انڈونیشیا۔ تمام جماعت جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتی ہے۔ تمام حاضرین جلسہ کو السلام علیکم اور درخواست دعا

۹۔ احباب جماعت احمدیہ تہران۔ جلسہ کی مبارکباد حاضرین کو السلام علیکم اور دعا کی درخواست

۱۰۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر فری ٹاؤن (افریقہ) تمام حاضرین جلسہ کو السلام علیکم اور درخواست دعا۔

۱۱۔ مکرم سید فضل احمد صاحب پٹنہ۔ افسوس جلسہ میں حاضر نہیں ہو سکا۔ تمام احباب کو السلام علیکم اور دعا کی درخواست۔

۱۲۔ مکرم غلام قادر صاحب شرفی و غلام حسین صاحب سکندرآباد۔ احباب کی خدمت میں السلام علیکم اور دعا کی درخواست۔

۱۳۔ عبد اللہ بھائی یادگیری۔ مناظرہ کے بعد یہاں جماعت کے لئے اچھے حالات پیدا ہونے کے لئے دعا کی درخواست

۱۴۔ سید محمود علی صاحب راؤل۔ تمام بھائیوں کو مبارکباد خدا تعالیٰ برکات کا نزول فرمائے۔

۱۵۔ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی لاہور۔ جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد۔ تمام احباب کو السلام علیکم اور دعا کی درخواست۔

۱۶۔ شاہد احمد صاحب لاہور " " " " " "

۱۷۔ امیر الدین صاحب لاہور " " " " " "

۱۸۔ مکرم خواجہ عبد الغنی صاحب راولپنڈی۔ جلسہ کی مبارکباد ترقی کیلئے درخواست دعا۔

۱۹۔ " محمد امین صاحب گوجرخان " دین و دنیا میں ترقی کے لئے درخواست دعا۔

درخواست دعا

میں ماہ اگست سے بیمار ہوں ایک ٹانگ بالکل رہ گئی ہے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گیا ہوں۔ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت و تندرستی عطا فرمادے۔

خاکسار غلام احمد احمدی

صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچھ (کشمیر)

درخواست ہائے دعا۔ راہ خاکسار کے تین بھائی عزیزم سید بشیر الدین احمد سید حفیظ احمد اور سید عبد السلام آنندہ پٹنہ یونیورسٹی امتحان میں شامل ہو رہے ہیں بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا کرے آمین۔ خاکسار سید محمد سرور آف ڈیلٹا سے جی آسنی محبوب منزل (نمبر) احباب جماعت سے نہایت ادب و احترام کے ساتھ حضرت والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز اہلیہ بیگم رشید الدین احمد خان کے حیثیت

نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں

عہدیداران و احباب جماعت فوری توجہ فرمائیں

۱۹۶۲ء کا سال ختم ہو چکا ہے اور یکم جنوری ۱۹۶۳ء سے نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ ہندوستان کی متعدد جماعتوں اور افراد کے ذمہ سابقہ بقایا اور تدریجی بجٹ کے لحاظ سے کثیر رقوم تاحال قابل ادا ہیں۔ بخصوص موصی احباب کی طرف سے حصہ آمد کی وصولی کا جس حد تک تعلق ہے اس کی پوزیشن معیار کے مطابق نہیں۔ اور متعدد جماعتوں کے بہت سے افراد کے ذمہ لازمی چندوں کی کثیر رقوم بقایا چلی آرہی ہیں۔ اور باوجود متعدد بار توجہ دلانے کے بعض احباب اپنے بقایا کی ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کر رہے۔

"تاریخ شاہد ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اپنی جانیں اموال اولاد اور عزتیں کو خدا تعالیٰ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے قربان کر دیا تھا۔ جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس رنگ میں دیا۔ رضی اللہ عنہم ورضوا اللہ کے معزز خطاب سے نوازے گئے۔ اور دنیاوی لحاظ سے بھی انہیں اور ان کی نسلوں کو صدیوں تک دنیا کا مالک بنا دیا گیا۔ اسی طرح آج بھی ہماری جماعت میں سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ کہ ایسے احمدی احباب جن کو محض دین کی راہ میں اپنی جانیں، اموال، اولاد، عزتیں اور وطن کی قربانی دینا پڑی نہ صرف قیامت تک کے لئے تاریخ احمدیت کا سنہری باب بنے بلکہ وہ جو صحابہ کی طرح نان شبینہ کے محتاج تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کی اولادوں کو دنیاوی لحاظ سے بھی سرسبز اور ممتاز حیثیتیں عطا فرمائی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ دین کی خدمت اور قربانیوں کے مواقع اللہ تعالیٰ کے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کو یقیناً زیادہ جذب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور یہ مواقع آج صرف ہم احمدیوں کو ہی حاصل ہیں۔ باقی تمام دنیا اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہے۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہے وہ احمدی جس کو دین و دنیا کی لازوال دولتوں کے پانے کی راہ دکھائی گئی ہے۔ اور وہ اس راہ پر چل کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفید ہو رہا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

> اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کریگا
> تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ
> برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ
> سے آتا ہے۔ جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ
> ضرور اسے پائے گا۔ جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں
> وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو
> کھوئے گا۔"

مزید فرمایا کہ:-

> زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
>
> خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

ترجمہ:- خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا۔ اگر ہمت کی جائے تو خدا تعالیٰ خود مددگار بن جاتا ہے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اضافہ چندہ جات کیلئے احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو۔ کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزاروں گنے تمہیں ملے گا۔ اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی جس کے متعلق تمہارا فرض ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کر دو تاکہ دنیا کے چپہ چپہ پر مبلغ بھیجے جا سکیں اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے اور دنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں۔ آپ کو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہوگی مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی نہیں۔" پھر بقایا داران اور بے شرح افراد کی اصلاح کے متعلق عہدیداران جماعت کو ہدایت فرمائی۔ کہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ میں کمی کا بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔"

مزید فرمایا کہ:-

> " میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں
> کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں۔ وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں
> کہ اس وقت مشکلات زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔"

زکوٰۃ کے متعلق فرمایا:-

> تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے۔ اور جس کی طرف بار ہا قرآن کریم میں توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ بیشک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کما رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ دنیا کو دین کی خاطر کما رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کما رہا ہے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں ہے۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا اور اگر وہ دنیا کو دین کی خاطر کما رہا ہوتا۔ تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانتداری سے ساتھ کرتا لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے خدا تعالیٰ کے احکام کے تابع نہیں۔"

اب احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان اور عہدیداران کرام دیکھیں کہ کیا ہماری مالی قربانیاں مندرجہ بالا معیار پر پوری اترتی ہیں۔ کیا ہمارے جملہ بقایا داران نادہندگان اور بے شرح افراد کی اصلاح ہو گئی ہے۔ اگر نہیں تو پھر تاخیر کیوں ہے؟ جلدی کریں اور اپنے عمل سے اس معیار تک پہنچیں جو ہمارے لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ خدا تعالیٰ کے حضور ہم اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور ہمارا نیا سال ۱۹۶۳ء ہمارے اخلاص قربانی و ایثار میں ترقی اور خدا تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ فضلوں کو ہم پر لانے کا باعث بنے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے تو پورے ضرور ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ان وعدوں کے پورا ہونے میں ہمارا بھی حصہ ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

> بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
>
> قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

پس احباب جماعت و عہدیداران کرام اور مبلغین حضرات جماعت کو مالی قربانی کے اعلیٰ معیار پر پہنچانے کے لئے ابھی سے جد و جہد شروع فرما دیں تاکہ ہمارا قدم اس جہت سے بھی ہر روز آگے بڑھتا چلا جائے تاآنکہ ہمارا شمار بھی ان خوش قسمت بندوں میں ہو جائے کہ جن کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا

> فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہ پر چلا کر زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

سری نگر ۲۷ر دسمبر آج یہاں پر اس بات سے سخت سنسنی پھیل گئی کہ جھیل ڈل کے کنارے واقع حضرت بل کی درگاہ میں رکھے گئے حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک چرائے گئے۔ اس خبر کے شہر میں پھیلتے ہی دکانیں، کاروباری ادارے اور ریسٹورنٹ بند ہو گئے۔ شہر کے مختلف حصوں سے جلوس کی شکل میں مسلمان بھاری تعداد میں آکر حضرت بل مسجد میں جمع ہو گئے اور اس چوری کا سراغ لگانے کا مطالبہ کرنے لگے

جلسہ سالانہ قادیان

— (بقیہ صفحہ ۲) —

مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ تشریف لائے۔

سکندر آباد۔ حیدر آباد و چنتہ کنٹہ سے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب مکرم میر احمد صادق صاحب ایم اے اور چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ سلسلہ۔ بمبئی سے مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم سیٹھ عبدالغنی صاحب۔ علاقہ جموں و کشمیر اور پونچھ سے مکرم بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر صوبہ جموں و مکرم بابو تاج الدین صاحب پراونشل امیر کشمیر۔ مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب نانی پونچھ مکرم منشی عبداللہ صاحب بھدرواہ۔ دہلی اور علاقہ یو پی سے مکرم شیخ رحمت اللہ خان صاحب دہلی۔ انوار محمد صاحب راکٹ۔ مکرم سنور خان صاحب صالح نگر۔ مکرم بہادر خان صاحب ساندھن۔ مکرم نوجوان محمد یونس صاحب بریلی۔

مدراس۔ مالابار میسور سٹیٹ سے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ بی۔ ایم بشیر احمد صاحب بنگلور۔ محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس۔ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر۔

صوبہ اڑیسہ و بہار سے مکرم شرافت احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی بھدرک۔ بھنیشور۔ مکرم مجید عالم صاحب ایم۔ اے خانیور ملکی۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ مظفر پور اور سید بدرالدین صاحب معلم وقف جدید رانچی سے تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ ان سب آنے والوں کے لئے یہ سفر ہر طرح سے بابرکت کرے اور ان کی دلی مرادات ان کو دے اور دین و دنیا میں کامیاب و کامران فرمائے۔ اور ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور ان کے ذریعہ اس روحانی سلسلہ کو ترقی دے۔ آمین۔

روایات کے مطابق یہ موئے مبارک مغلیہ عہد میں لاہور سے یہاں لائے گئے تھے اور اس وقت سے یہاں رکھے ہیں۔ اخبارات میں شائع شدہ خبروں کے مطابق اس مقدس نشانی کے گم ہو جانے سے اس رنگیلی وادیٔ کشمیر ماتم کدہ بنی ہوئی ہے۔

سری نگر ۲۸ر دسمبر آج جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ خواجہ شمس الدین نے ایک لاکھ روپے کا انعام اس شخص کو دینے کا اعلان کیا جو چوری شدہ موئے مبارک کا سراغ دیگا یا سراغ لگانے میں امداد دیگا۔ اس کے علاوہ موئے مبارک کی برآمدگی میں مدد دینے والے کو یا ایسی اطلاع دینے والے کو جس کی بدولت موئے مبارک برآمد ہو سکیں عمر بھر کیلئے سالانہ پانچسو روپے انعام بھی دیا جائے گا۔ (پرتاپ ۲۹/۱۲/۶۳)

سری نگر ۲۹ر دسمبر۔ گذشتہ روز جموئے مبارک کی گمشدگی کا ماتم کرنے والوں کو منتشر کرنے کیلئے پولیس نے مختلف علاقوں میں گولی چلائی اور شام کو شہر میں امن قائم رکھنے کیلئے کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ موئے مبارک دو روز قبل درگاہ حضرت بل سے کسی شرارت پسند نے غائب کر دیئے تھے اور اس سے کشمیری مسلمانوں کے دل و دماغ کو گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ مسٹر نور محمد نے بتایا کہ پولیس فائرنگ سے ایک شخص زخمی ہوا۔ لیکن غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق تین چار اشخاص زخمی ہوئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پولیس نے محض ہوا میں گولی نہیں چلائی جیسا کہ اس کا دعویٰ کیا تھا۔ تشدد کے یہ واقعات کل رات لال چوک میں ہوئے جہاں پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کیلئے طاقت استعمال کی۔ اس جگہ جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے جنرل سیکرٹری بخشی عبدالرشید مجمع سے خطاب کر رہا چاہتے تھے ہجوم میں شریک کچھ لوگوں نے نعرے لگائے اس پر پولیس نے مجمع کو طاقت کے ذریعہ منتشر کرنا چاہا۔ غمزدہ مظاہرین کو طاقت کے ذریعہ منتشر کر دیا گیا۔ اخباری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ہجوم میں سے کچھ لوگوں نے سنگباری کی اور کئی پولیس مین پتھراؤ سے زخمی ہو گئے۔ لیکن دا منشام کو پیش آیا ہجوم کے منتشر ہو جانے کے بعد بھی سری نگر میں بہت کشیدگی پائی جاتی تھی۔ مسلح پولیس اور جموں و کشمیر کی ملیشیا کے مسلح محافظوں کو طلب کر لیا گیا اور تمام سرکاری عمارتوں پر پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ کچھ شرارت پسندوں نے احتجاج کرنے والے ہجوم کے معصوم جذبات سے فائدہ اٹھا کر لوٹ مار اور آتشزدگی کے واقعات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور سینما گھروں آٹو موبائل شو روم پولیس اسٹیشن کی عمارت کے ایک حصہ کو آگ لگا دی گئی۔ کئی دیگر سفارت خانوں کو بھی آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔

نصف درجن سے زیادہ موٹر گاڑیاں جلا دی گئیں آگ بجھانے والے عملہ جب آگ کے شعلوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا تو فائر انجن کو بھی آگ لگا دی گئی۔

مرکزی وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندہ نے ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں کو یقین دلا دیا ہے کہ موئے مبارک کی تلاش کے سلسلہ میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی جائیگی۔

بٹالہ میں ایک اخبار نویس پر حملہ

حملہ آور نے جوتوں سے پیٹا

بٹالہ ۱۷ر دسمبر۔ جالندھر روڈ پر شری کنج بہاری لال رب ...... انتخاب کو تونڈی چیمبلاں کے ایک شخص صورت سنگھ اور اس کے بھائی نے پکڑ کر جوتوں سے پیٹنا شروع کر دیا جس پر کافی لوگ جمع ہو گئے اور انہوں نے چھڑا دیا ایڈیٹر نے پولیس میں رپورٹ درج کرا دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حملہ آوروں نے زمین کے کسی مقدمہ .... کی بنا پر رب قادیان کو پیٹا۔ شہر میں اس کا بہت چرچا ہے۔ (ہفت روزہ طوفان بٹالہ ۲۵/۱۲/۶۳)

پروگرام دورہ

مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند ۱/۱/۶۴ تا ۱۷/۲/۶۴

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ۱/۱/۶۴ تا ۱۷/۲/۶۴ بغرض پڑتال حسابات و وصول چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کریں گے امید ہے کہ جملہ عہدیداران مولوی صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون فرما دیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
۱	چندا پور	۱-۱-۶۴	۱	۲-۱-۶۴
۲	ظہیر آباد	۲	۱	۳
۳	ست دنگر	۳	۱	۴
۴	دیو درگ	۵	۱	۶
۵	رائچور	۶	½	۶
۶	کرنول	۶	۱	۷
۷	چنتہ کنٹہ	۷	۳	۱۰
۸	وڈمان	۱۰	۱	۱۱
۹	اڈمکور	۱۱	۱	۱۳
۱۰	ٹیماپور شورا پور	۱۳	۲	۱۵
۱۱	یادگیر	۱۵	۳	۱۷/۱/۶۴
۱۲	حیدر آباد	۱۷/۱/۶۴	—	—

اعلانات نکاح

۱۔ برادرم عزیز رشید احمد ولد مہر محمد عبداللہ صاحب ساکن موضع بجرواہ چند یار چک تحصیل چونڈہ والا ضلع لائلپور کا نکاح ہمراہ مسماۃ اقبال بیگم صاحبہ دختر مکرم حکیم محمد رمضان صاحب ساکن موضع قلا کور تحصیل جگادھری ضلع انبالہ مشرقی پنجاب بعوض مبلغ پانچصد روپیہ حق مہر مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں مورخہ ۲۲ر دسمبر کو پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین۔

دین محمد ولد مہر محمد عبداللہ صاحب درویش محلہ احمدیہ قادیان

۲۔ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں بتاریخ ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو بعد نماز مغرب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے (۱) عزیز محمد ادریس صاحب ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر کا نکاح عزیزہ ناصرہ بیگم بنت عبداللطیف صاحب حیدر آباد سے گیارہ سو روپیہ حق مہر پر پڑھا اسی طرح (۲) عزیز منصور احمد صاحب ولد منظور احمد صاحب یادگیر کا نکاح عزیزہ امۃ الحکیم بنت محمد اسحٰق صاحب حیدر آباد سے گیارہ سو حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں رشتوں کو تمام خاندان کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار (حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل) امیر جماعت احمدیہ قادیان

ولادت

مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۳ء بروز سوموار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بچی عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس بچی کا نام راشدہ بیگم تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک خادمہ دین بنائے اور قرۃ العین کا موجب ہو۔ آمین۔

خاکسار .... درویش قادیان

.... ابو ......

صدمہ پہنچا ہے ہم لوگوں کو سخت تشویش ہے کہ یہ مقدس نشانی کسی ایک فرقہ کی نہیں تھی بلکہ ملک کے تمام لوگوں ... ایک بیش قیمت اثاثہ تھا۔ صدر ریاست مسٹر کرن سنگھ نے کل بنارس میں کہا کہ درگاہ حضرت بل سے پیغمبر اسلام کے موئے مبارک کا چوری کر لیا جانا ایک انتہائی تکلیف دہ واقعہ ہے۔ مجھے امید ہے جلد ہی مجرم کا پتہ لگا لیا جائے گا اور مقدس ذریعہ ... ۶۴ء کو واپس حاصل کر لیا جائے گا۔